REGD No P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۳-۵۰ روپے
ممالک غیر
۷-۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۸ | ۳۰ رؤفا ۱۳۳۸ھش | ۲۲ محرم ۱۳۷۹ھ | ۳۰ رجولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ رجولائی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:۔

" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ومتعنا اللہ بطول حیاتہ نخلہ (جابہ) میں مقیم ہیں حضور کی صحت کی حالت میں کوئی نمایاں فرق نہیں پڑا۔ اسہال پہلے سے کسی قدر افاقہ معلوم ہوتا ہے۔"

احباب جماعت اپنے مقدس آقا کی صحت وسلامتی و درازیٔ عمر کے لئے اپنی خصوصی دعائیں التزام سے جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۷ رجولائی سکندر آباد سے محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ محترم سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رو بصحت ہیں گو کمزوری بہت زیادہ ہے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۸ رجولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہٗ کے اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔ محترم میاں صاحب کے خیریت سے پاکستان پہنچنے اور تخلیہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ الحمد للہ

ریاست جموں و کشمیر میں جماعت احمدیہ کے مرکزی وفد کا تربیتی دورہ

(از جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ ناظر بیت المال قائد وفد)

(۲)

روانگی از سوپور برائے سرینگر مورخہ ۳ رجولائی کو نماز جمعہ باندی پورہ میں ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینیؔ فاضل نے پڑھا۔ اور احباب جماعت کو تبلیغ و تربیت کے امور میں تندہی سے حصہ لینے کی تحریک کی۔ بعد نماز جمعہ وفد سوپور کے لئے روانہ ہوا۔ جو باندی پور سے قریباً ۲۱ میل کے فاصلہ پر ہے۔ قریباً ۵½ بجے شام سوپور پہنچ گیا۔ مکرم بابو غلام رسول صاحب احمدی پوسٹ ماسٹر کے پاس قیام رہا۔ یہاں پر مکرم عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار سے ملاقات ہوئی۔ اور رات کے بارہ بجے تک ان سے اسلامی امور پر محبت کی فضا میں تبادلۂ خیالات رہا۔ ۳ رجولائی سے بارش مسلسل جاری تھی۔ لہٰذا یہ مناسب سمجھا گیا کہ پروگرام کے مطابق جلد سرینگر پہنچا جائے۔ چنانچہ ۴ رجولائی کو بارش میں ہی سوپور سے بذریعہ بس روانہ ہوکر شام ۲ بجے سرینگر پہنچ گئے۔

قیام سرینگر سرینگر پہنچ کر معلوم ہوا کہ کثرت باران کی وجہ سے نشیبی علاقوں میں سیلاب آگیا ہے اور سرینگر کے ارد گرد جانے کے راستے منقطع ہو چکے ہیں۔ اور سرینگر میں بھی سیلاب کا اندیشہ لحظہ بلحظہ بڑھ رہا تھا۔ اس لئے پروگرام میں جبری تبدیلی کرنی پڑی۔ اور ہم ۹ رجولائی تک وہاں رُک گئے ان دنوں میں بھی متعدد غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

روانگی برائے شورت ۹ رجولائی شام کو علم ہوا۔ کہ ۱۰ رجولائی کو شوپیاں (براستہ کولگام) جانے کا راستہ کھل جائے گا۔ اور بس بھی چلنے لگی۔ کولگام تحصیل میں کئی احمدیہ جماعتیں ہیں۔ اس لئے یہ طے کیا گیا۔ کہ وفد ۱۰ رجولائی کو شورت پہنچ جائے اور وہاں ہی جمعہ ادا کیا جائے۔ چنانچہ اس پروگرام کے مطابق ۱۰ رجولائی کو سرینگر سے روانہ ہوکر عین جمعہ کے وقت شورت پہنچ گئے۔ اور جمعہ کی نماز وہاں ادا کی۔ خطبہ جمعہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینیؔ نے پڑھا۔ اور احباب جماعت کو تربیتی امور اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔

فضل خداوندی یہ حسن اتفاق ہے کہ اکثر احمدیہ جماعتیں وادیٔ کشمیر کے ایسے حصہ میں پائی جاتی ہیں جو اونچائی پر ہے اور وہاں سیلاب کا اثر نہیں ہوتا۔ اس سال کے خطرناک سیلاب میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان جماعتوں کو سیلاب کی زد سے محفوظ رکھا۔ بعض نالوں کی وجہ سے کچھ خطرہ تھا مگر وہ خود بخود کٹ کر دریا میں جا پڑے اور یہ لوگ سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شورت میں قیام بفضلہ تعالیٰ شورت کے گاؤں میں کافی تعداد میں احمدی ہیں۔ مگر اس کے مقابل پر ایک میل کے فاصلہ پر گنی پورہ کا گاؤں سارے کا سارا ہی احمدی ہے۔ شورت میں نماز جمعہ سے فارغ ہوکر مقامی جماعت کا بجٹ سال حال تیار کیا گیا۔ نماز مغرب کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینیؔ نے درس دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب وفضائل کو بیان کیا۔ اور احباب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی اتباع کی تحریک کی۔

۱۱ رجولائی کو بھی شورت میں ہی قیام رہا۔ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم سید غلام احمد شاہ صاحب مبلغ۔ مولوی عبدالرحیم صاحب کشمیری اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینیؔ فاضل نے تقاریر کیں۔ اور احباب کو نمازوں کی پابندی۔ چندوں کی بروقت ادائیگی اور تبلیغ میں دلچسپی لینے کی تحریک کی۔ بالآخر عہدیداران جماعت کا انتخاب عمل میں آیا۔ جو علیحدہ نظارت علیا کی خدمت میں بغرض منظوری ارسال کر دیا گیا۔

روانگی برائے پارٹی پورہ نئے پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۲ رجولائی کو اراکین وفد شورت سے پارٹی پورہ روانہ ہوئے۔ اور شام کو پہنچ گئے۔ گاؤں کے باہر مکرم میر غلام محمد صاحب پراونشل امیر کشمیر مع احباب جماعت استقبال کے لئے موجود تھے۔ پارٹی پورہ پہنچ کر جماعت کے چندوں کا جائزہ لیا گیا اور سال حال کا بجٹ بھی تیار کیا گیا۔ نماز مغرب کے بعد مکرم مولوی امینیؔ صاحب نے درس دیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت وسوانح کے بعض واقعات سنائے۔

۱۳ رجولائی کو بھی پارٹی پورہ میں ہی قیام رہا۔ بعض مقامی تنازعات کا تصفیہ کیا۔ رات کو مسجد احمدیہ میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم میر غلام محمد صاحب پراونشل امیر نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد عزیزم غلام نبی صاحب نے چند منٹ صداقت مسیح موعود پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینیؔ فاضل نے ½۱ گھنٹہ ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اس اجلاس میں کافی تعداد میں غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔ تبلیغی لحاظ سے وہ اس تقریر سے بہت متاثر ہوئے۔ رات کے گیارہ بجے کے قریب یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اختتام سے قبل جماعت احمدیہ پارٹی پورہ کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ جس کی رپورٹ علیحدہ نظارت علیا میں ارسال خدمت کر دی گئی ہے۔

روانگی برائے چک ایمرچ حسب پروگرام ۱۴ رجولائی کی صبح کو چک ایمرچ کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ گاؤں پارٹی پورہ سے ایک میل پر ہے۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ پورا گاؤں احمدی ہے۔ مکرم راجہ غلام محمد صاحب صدر جماعت نے اراکین وفد کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ وفد کا قیام اس گاؤں میں صرف ایک دن کے لئے تھا۔ گاؤں میں پہنچ کر چندوں کا حساب چیک کیا گیا۔ اور موجودہ سال کا بجٹ تیار کیا گیا (باقی دیکھیں)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۸ واں سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء کو ہوگا۔ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان ومبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کی اطلاع جماعتوں کو پہنچا کر ابھی سے تحریک کرنا شروع کر دیں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع میں مستفید ہونے کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

(ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رفاہ آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

وادی کشمیر میں سیلاب

۱۰ جولائی کے پہلے ہفتہ وادی کشمیر میں جو بربادی انگیز سیلاب آیا اس کی تفصیلات اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ اسی سلسلہ میں اخبار دعوت دہلی کا ایک نوٹ ملاحظہ فرمایئے جو "سیل العرم" کے عنوان سے ۲۲ جولائی کے پرچہ میں شائع ہوا:۔

"خدا کی پناہ! خدا کی پناہ کہ وادی کشمیر کے باشندے اس وقت اپنی تاریخ کے بہت ہی بھیانک دور سے گذر رہے ہیں۔ ایک ہزار مربع میل زیر آب ہے۔ ہزار سے زیادہ دیہات اجڑ چکے ہیں۔ ریاست کی ½ آبادی (تقریباً ۸ لاکھ) گھر سے بے گھر ہو چکی ہے۔ ۸۔۹ سال سے ریاست کی ترقی کے لئے جو سکیمیں بن رہی تھیں نہریں پُل بند وغیرہ سب کے سب ۲۴ گھنٹے میں اسی طرح ڈھل کر رہ گئے جیسے چٹان پر سے ریت ڈھل کے رہ جاتی ہے یہ سب کچھ کیوں ہوا ایک دریائے جہلم میں طغیانی آجانے کی وجہ سے۔

ہر کام کا ایک سبب تو ہوا ہی کرتا ہے لیکن اس بات پر کم لوگوں کی نظر جاتی ہے کہ ہر سبب کے پیچھے ایک مسبب بھی ہے دریا اس کے اشارے پر حرکت کرتے ہیں، ہوا اُسکے حکم سے چلتی ہے۔ پہاڑ کا رُخ اُسی کے فرمان پر بدلتا ہے۔ بارش اس کی منشاء سے ہوتی ہے اور پھر اس بات پر تو شاید کسی کی نگاہ پہنچی ہو کہ اس کی منشاء اور حکم بھی بے وجہ نہیں۔ بلکہ کسی نہ کسی مقصد سے ظاہر ہوتے ہیں۔ یا تو یہ تنبیہ کے طور پر ہوتے ہیں یا عذاب کے طور پر یا آزمائش کی حیثیت سے

سورہ سبا میں ایک خوبصورت شہر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ (ہم نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ) اپنے پروردگار کی (دی ہوئی) رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو (عمدہ شہر اور) بخشنے والا پروردگار۔ اس پر بھی انہوں نے کچھ پروا نہیں کی تو ہم نے ان پر بڑے زور کا سیلاب (سیل العرم) بھیج دیا۔ اور ہم نے ان کے دو باغوں کے بدلے میں دو باغ دیئے ایسے کہ ان کے پھل بدمزہ تھے اور ان میں جھاڑ اور بیری۔ یہ ہم نے انکی ناشکری کا بدلہ دیا اور ہم ناشکروں ہی کو بدلے دیا کرتے ہیں۔"

کہاں ہیں جو یہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے قدرت پر قابو پا لیا ہے اور ہم (نعوذ باللہ) خدا سے بھی نہیں ڈرتے، ذرا اسکے قہر کا حال دیکھیں کہ انکی اپنی مملکت میں آناً فاناً ان کے نقشے کس طرح برباد ہوئے جا رہے ہیں۔

خدا سے دعا ہے کہ چند آدمیوں کی خطاؤں سے درگذر فرما کر عام بندگانِ خدا کو معاف فرمائے اور سیلاب بلا حاکم اور محکوم دونوں ہی کے لئے تنبیہ ثابت ہوں۔"

(دعوت دہلی ۲۲ جولائی سنہ ۵۹ء)

یہ نوٹ اگرچہ کسی قدر لمبا ہے مگر سارے کا سارا قابلِ غور اور باعث عبرت ہے۔ نوٹ کا وہ حصہ جسے ہم نے جلی قلم سے متمیز کر دیا ہے۔ وہ تو خصوصیت سے زیادہ توجہ کے قابل ہے مقالہ نویس نے غیر مبہم الفاظ میں اس سیلاب کو ایک عذاب یا تنبیہ و آزمائش قرار دیا ہے۔ مگر وادی کشمیر پر ہی کیا منحصر ہے۔ اس وقت تو عالمگیر تباہیوں اور مصائب و آلام کا ایک سلسلہ ہی چل نکلا ہے۔ کبھی زلازل سے زمین تہ و بالا ہو رہی ہوتی ہے اور کبھی طرح طرح کی بیماریوں کا دور دورہ۔ ایک جگہ خشک سالی سے قحط کے حالات پیدا ہو رہے ہیں تو دوسری جگہ سیلابوں کی تباہ کاریاں اپنا رنگ دکھا رہی ہیں۔ ان مسلسل اور لگاتار مصیبتوں سے دنیا کی آبادی کا ایک معقول حصہ ہر سال ہی لقمہ اجل بنتا جا رہا ہے۔

انسانی پیش بندیوں کے باوجود دنیا کی بربادی کا یہ دروازہ بند نہیں ہو رہا۔ زمانہ حاضرہ کی سائنسی ترقی ان خوفناک تباہیوں کے سامنے ہیچ محض بن کر رہ گئی ہے

بہرکیف اگر بقول مقالہ نویس وادی کشمیر میں آنے والا یہ سیلاب (یا اس پر قیاس کرتے ہوئے دیگر ایسے غیر معمولی نوعیت کے عالمگیر مصائب و آلام) کسی ملک کے رہنے والوں کے حق میں عذاب یا حاکم و محکوم کی تنبیہ کے لئے ہے تو کہنے دیجئے کہ بموجب صراحت قرآنی ان مسلسل عذابوں اور تنبیہات سے قبل اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو راہِ ہدایت دکھانے اور اپنے اعمال میں درستی اور راست روی پیدا کرنے کی طرف ضرور توجہ دلا دی ہوگی۔ ذرا ان قرآنی الفاظ پر غور کیجئے:۔

وماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔

ہم کبھی عذاب نہیں دیتے تا وقتیکہ پہلے کسی رسول کو بھیج کر دنیا کو متنبہ نہ کر دیں۔

اس میں کوئی شک نہیں سیلابوں وغیرہ کے ذریعہ سے جو تنبیہات کی جا رہی ہیں درحقیقت وہ وقت کے مامور اور مرسل کی آواز پر کان نہ دھرنے کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ماں سے زیادہ محبت کرنے والی اور باپ سے زیادہ شفیق ہستی کے متعلق صریح طور پر یہ بدگمانی ہوگی کہ اُس نے اپنی مخلوق کو بروقت ہوشیار کئے بغیر ہی تباہ و برباد کرنا شروع کر دیا ہے!!

حقیقت یہی ہے چاہے کوئی اس کو ملنے چاہے رد کر دے کہ رحیم و کریم خدا کی طرف سے ان عذابوں سے ہوشیار اور متنبہ کرنے والا بروقت آیا اور قرآنی حکم کے مطابق آیا۔ اُس نے قبل از وقت انذار کا حق ادا کر دیا۔ مگر افسوس کہ دنیا اُس کی باتوں کی شنوا نہ ہوئی۔ اور اُس نے اپنے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا نہ کی جس کی بنا پر روئے زمین پر ظاہر ہونے والی ہولناک گھڑیاں دیکھنے کی نوبت نہ آتی!!

ذرا اس انذاری کلام پر غور کیجئے کہ آج سے ۵۲ سال قبل اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعودؑ نے کس طرح سنہ ۱۹۰۷ء میں متنبہ کر دیا تھا:۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۷ء)

سالِ نو ۱۳۷۹ھ

(از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل۔ ربوہ)

محرم کی ہے پہلی سال نیرہ سو اناسی ہے
خبر دی وحیٔ حق نے نوح کا طوفان دیکھو گے
کریں اصلاحِ روحانی نہ تضرع شیوۂ جانی
بلائیں تو مسلط ہیں دعائیں کیجئے حق سے
درِ میخانہ واکر کے پلاؤ جام بھر بھر کے
رواداری ہو باہم اور رہو توحید پر قائم
حسین ابنِ علی کی رائیگاں جائے نہ قربانی
خلافت رشتۂ وحدت محمد کی ہیں سب اُمت

مگر کیا بات ہے چھائی اُداسی ہی اُداسی ہے
تو عالمگیر سیلابوں سے دنیا یوں ہراسی ہے
خدادانی کی شرط اولیں بس خود شناسی ہے
پیئے اصلاح دریں موسوی کی ہی ہم کلاسی ہے
کہ شرق و غرب کی دنیا بڑی مدت سے پیاسی ہے
یہی اسلام کے مذہب کا دستور اساسی ہے
گلے لگ جائیں مومن یہ تمہارک لا مساسی ہے
مسیحائے محمد کی نبوت انعکاسی ہے

کچھ اپنی فکر کرے عاقبت محمود ہو جائے
تمہاری عمر کا اکمل یہ ہجری سال اکاسی ہے

سنہ ۱۳۷۹ھ محمد ظہور الدین اکمل

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار!

مامور وقت کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے جس نشان کا اوپر ذکر ہوا وہ تو خالص آسمانی نشان تھا جو قادر و توانا خدا کی طرف سے غافل بندوں کی تنبیہ کے لئے آسمان سے زمین پر ظاہر ہوا۔ اب ایک دوسری قسم کے نشان پر غور کیجئے جو زیادہ تر زمین سے تعلق رکھتا ہے۔ اسکے لئے اخبار صدق جدید کے ایک نوٹ بعنوان "آج کا مدینہ طیبہ" سے مولانا امین حسن اصلاحی کے سفرِ حج سے اقتباس اور اس پر مولانا عبدالماجد صاحب کے برجستہ نوٹ پر غور کیجئے:۔

مدینہ منورہ کے ذکر میں مولانا اصلاحی صاحب لکھتے ہیں:۔

"سواری اس ملک کے شہروں میں اب اگر کوئی ہے تو موٹروں کی ہے اس سے نیچے درجہ کی سادی سواریاں اب یہاں منسوخ ہو چکی ہیں اس وجہ سے کہیں جانا ہو تو یا تو ٹیکسی لیجئے ورنہ پیدل قسمت آزمائی کیجئے عربی گھوڑے جن کی عربی (باقی صفحہ ۱۲ پر)

معارف الفرقان

جس شخص کے تمام اوقات خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت گذرتے ہیں

وہ بھی ایک رنگ میں واقف زندگی ہے!

از رشحات قلم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کے باعث کوئی تازہ خطبہ موصول نہیں ہوا۔ ذیل میں حضور ہی کی تالیف منیف سے ایک اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جو سورت نور کی آیت کریمہ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ کی پُر لطف تفسیر پر مشتمل ہے:۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ
وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَ
اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءِ الزَّكٰوةِ

میں بتایا کہ ان لوگوں کے ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ زراعت نہیں کرتے یا کوئی اور دنیوی کام نہیں کرتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ تجارتیں تو کرتے ہیں مگر ان کے دل خدا تعالےٰ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں اور ان کے کان خدا تعالےٰ کی آواز سننے کے منتظر ہوتے ہیں۔ جونہی ان کے کانوں میں مؤذن کی اذان آتی ہے وہ اپنی تجارت کو چھوڑ کر، اپنی زراعت کو چھوڑ کر، اپنی صنعت و حرفت کو چھوڑ کر دوڑتے ہوئے مسجد میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب رات آتی ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس خیال سے کہ دن کو ہم نے ہل چلانا ہے یا کوئی اور مشقت کا کام کرنا ہے سوئے ہی رہیں اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے نہ اُٹھیں بلکہ جب تہجد کا وقت آتا ہے تو وہ فوراً بستر سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دین کے لئے ان لوگوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو اپنے آپ کو کلیۃً خدمت کے لئے وقف کر دیں مگر وہ شخص بھی ایک رنگ میں واقف زندگی ہے جس کے تمام اوقات خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت گذرتے ہیں۔ اور وہ ہر آن اور ہر گھڑی خدا تعالےٰ کے حکم پر لبیک کہنے کے لئے تیار رہتا ہے اگر وہ تجارت کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے تجارت کرو۔ اگر وہ زراعت کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے زراعت کرو۔ اگر وہ کسی اور پیشہ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے کہ تم پیشوں کی طرف متوجہ ہو پس اس کی تجارت اس کی زراعت اور اس کی صنعت لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ کی مصداق ہوتی ہے جو خدا تعالےٰ کے ذکر سے اُسے غافل نہیں کرتی۔ یہ نہیں کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئے اور وہ کہنے لگ جائے کہ میں کیا کروں میری تجارت کو نقصان پہنچے گا۔ میری زراعت میں حرج واقع ہوگا بلکہ اُسے اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہنے کے سوا اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ میں تاجر ہوں وہ جانتا ہی نہیں کہ میں صناع ہوں پس باوجود تجارت کرنے کے وہ واقف زندگی ہے۔ باوجود زراعت کرنے کے وہ واقف زندگی ہے اور باوجود کوئی اور پیشہ اختیار کرنے کے وہ واقف زندگی ہے مگر جو شخص ایسا نہیں کرتا جس کے کانوں میں خدا تعالیٰ کی یا اس کے مقرر کردہ کسی نائب کی آواز آتی ہے اور بجائے اس کے کہ وہ اپنے دل میں بشاشت محسوس کرے اور کہے کہ وہ وقت آ گیا جس کا میں منتظر تھا وہ اپنے دل میں تنقبض محسوس کرتا ہے اور قربانی کرنے سے ہچکچاتا ہے اور اسے اپنے لئے ایک تکلیف اور دُکھ سمجھتا ہے تو ایسا انسان درحقیقت خدا تعالیٰ کی فوج میں شامل نہیں۔ اس حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ... بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں ساری عمر ہی خدا تعالےٰ کے سپاہیوں میں شامل رہا ہوں اور اسکی تنخواہ کھاتا رہا ہوں اور اب وقت آ گیا ہے کہ میں حاضر ہو جاؤں۔ اور اپنی جان اس کی راہ میں قربان کر دوں پر ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے پانچ نمازیں مقرر کی ہیں ہر روز پانچ وقت خدا تعالیٰ تمہارا امتحان لیتا ہے اور پانچ وقت تمہارے ایمان کی حقیقت تم پر آشکارا کرتا ہے۔ پانچ وقت جب مکبر کھڑا ہوتا اور کہتا ہے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ اے لوگو! آؤ نماز کی طرف اے لوگو! آؤ نماز کی طرف۔ تو اگر تمہارے ہاتھوں پر اُس وقت لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ تمہارے جسم میں کپکپی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم تاجر ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم زمیندار ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم صناع ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم ملازم ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم نجار ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم معمار ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم لوہار ہو۔ تمہیں صرف ایک ہی بات یاد رہ جاتی ہے اور وہ یہ کہ تم خدا کے سپاہی ہو تب اور صرف تب تم اپنے دعوے ایمان میں سچے سمجھے جا سکتے ہو لیکن اگر یہ حالت تمہارے اندر پیدا نہیں ہوتی اور خدا تعالیٰ کی آواز تو تمہیں یہ کہتی ہے کہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اے میرے بندو میری عبادت کیلئے آؤ اور تمہارا نفس تمہیں کہہ رہا ہوتا ہے کہ ذرہ گاہک اور دیکھ لوں اور چند پیسے کما لوں۔ اور بعض دفعہ تو یہ بھی کہنے لگ جاتا ہے کہ مسجد میں جا کر نماز کیا پڑھنی ہے اسی جگہ پڑھ لیں گے بلکہ کئی دفعہ واقعہ میں تم مسجد میں نہیں آتے اور گھر پر یا دوکان پر ہی نماز پڑھ لیتے ہو تو تم سمجھ لو کہ پانچ وقت خدا نے تمہارا امتحان لیا اور پانچوں وقت تم فیل ہو گئے۔

صحابہؓ کرام ذکر الٰہی میں ترقی کرنے کی اتنی کوشش کیا کرتے تھے کہ اُن کی یہ جدوجہد وارفتگی کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ غرباء رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ جس طرح ہم نمازیں پڑھتے ہیں اسی طرح امراء نمازیں پڑھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں اسی طرح امراء روزے رکھتے ہیں۔ جس طرح ہم حج کرتے ہیں اسی طرح امراء حج کرتے ہیں مگر یا رسول اللہ ہم زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات اور چندے وغیرہ نہیں دے سکتے۔ اس وجہ سے وہ نیکی کے میدان میں ہم سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ امراء ہم سے آگے نہ بڑھ سکیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا میں تمہیں ایک ایسی ترکیب بتاتا ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو تم پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہو سکتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ترکیب یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ وہ وہاں سے بڑے خوش خوش اُٹھے اور انہوں نے سمجھا کہ ہم نے میدان مار لیا۔ مگر کچھ دنوں کے بعد پھر وہی وفد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ ہم پر بڑا ظلم ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کسی طرح؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے جو ہمیں اُس روز بتائی تھی وہ کسی طرح امیروں کو بھی پہنچ گئی ہے اور اب انہوں نے بھی یہ ذکر شروع کر دیا ہے۔ اب ہم کیا کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نیکی حاصل کرنے کا اُن کے دلوں میں اس قدر جوش پایا جاتا ہے تو میں انہیں کس طرح روک سکتا ہوں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس آیت میں تجارت اور بیع دونوں کا الگ الگ ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ کوئی تجارت بغیر بیع کے نہیں ہو سکتی۔ درحقیقت اس میں حکمت یہ ہے کہ بعض کاموں میں دونوں جہت یعنی خرید و فروخت سے انسان نفع کماتا ہے۔ اور بعض کام ایسے ہوتے ہیں جن میں انسان کوئی چیز خریدتا نہیں صرف فروخت کرتا ہے۔ پس وہ چیز جس میں انسان خرید و فروخت سے نفع کماتا ہے اُسے تو تجارت کہا گیا ہے اور جس میں انسان کوئی چیز خریدتا نہیں صرف فروخت کرتا ہے اُسے بیع قرار دیا گیا ہے جیسے زمیندار یا صناع ہے کہ جو چیز وہ فروخت کرتا ہے وہ اُس کی اپنی پیدا وار ہوتی ہے۔ پس اس کا کام درحقیقت فروخت کا ہے خرید کا نہیں۔ اس لئے اس کا تجارت سے الگ ذکر کیا گیا ہے گویا بتایا کہ ہر قسم کی تجارت خواہ وہ ملکی ہو یا اور آمد و برآمد سے تعلق رکھنے والی ہو اسی طرح زمیندارہ اور صنعت و

انجمن احمدیہ کلکتہ کی طرف سے

دلائی لامہ کی خدمت میں قرآن کریم کی پیشکش

قبل ازیں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے تبت کے بدھ مذہب کے روحانی پیشوا کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی متعدد کتب ارسال کی گئی تھیں اس سلسلہ میں ایک دوسری خوش کن اطلاع کلکتہ کی طرف سے موصوف کی خدمت میں قرآن کریم کا متبرک تحفہ پیش کیا گیا ہے۔ اس روحانی تحفہ کے ساتھ حسب ذیل مضمون پر مشتمل انگریزی چٹھی بھی ارسال کی گئی۔

ہم افراد جماعت احمدیہ کلکتہ جو ایک مذہبی جماعت ہے جس کا مرکز قادیان (مشرقی پنجاب) میں ہے۔ آپ کے ہموطنوں کی دردناک حالت پر جو ان کے اخراج از وطن کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم اس مبارک وقت کی انتظار میں ہیں جبکہ آپ کے ملک میں امن و امان قائم ہو کر بدامنی اور فساد کے تاریک بادل چھٹ جائیں گے۔

اس موقع پر جبکہ آپ کو ملکی حالات کی وجہ سے بہت تشویش ہے ہم آپکی خدمت میں قرآن کریم کا ایک نسخہ بغرض مطالعہ پیش کرتے ہیں ہمیں یقین ہے کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے درد اور تکلیف کی گھڑیاں تسکین اور اطمینان سے گذر جاتی ہیں اسلئے ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ کتاب آپ کے دردمند اور صدمہ رسیدہ دل کو بھی تسکین اور اطمینان بخشے گی۔

خدا کرے کہ آپ اور آپ کے اہل وطن امن شانتی اور ترقی کی حالت میں رہیں۔

آپ کا مخلص

محمد شمس الدین سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کلکتہ ۲۶/۶/۵۹

---

۳۳ حرفت کے کاروبار خواہ انہیں نمازوں کی ادائیگی سے غافل کرتے ہیں اور نہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے اُنکی توجہ کو پھیراتے ہیں وہ دنیا میں رہ کر تجارت بھی کرتے ہیں زراعت بھی کرتے ہیں ملازمت بھی کرتے ہیں مگر ... آسمان پر ... ہوتے ہیں ...

سحر والے مضمون کے متعلق ایک دوست کا سوال

'میں نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ انبیاء ہر قسم کی بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہیں'

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

چند دن ہوئے (غالباً ۱۳ر جولائی کے الفضل میں) میرا ایک کسی قدر مفصل مضمون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر "سحر کے مزعومہ واقعہ" کے متعلق شائع ہوا تھا جس میں میں نے خدا کے فضل سے قرآن اور حدیث اور تاریخ سے نیز عقلی دلائل سے ثابت کیا تھا کہ جس واقعہ کو ایک یہودی منافق کے سحر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ ایک محض نسیان کی بیماری کا وقتی عارضہ تھا جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیش آمدہ حالات کے ماتحت کچھ وقت کے لئے مبتلاء ہو گئے تھے مگر خدا تعالے نے حضور کو جلد شفا عطا کر کے مخالفوں کے اس باطل پروپیگنڈا کو ملیا میٹ کر دیا۔ اس تعلق میں میں نے ضمناً یہ بات بھی بیان کی تھی کہ انبیاء بھی بشر ہونے کے لحاظ سے انسانوں کی طرح ہوتے ہیں اور وہ مختلف بیماریوں میں مبتلاء ہو سکتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالے اپنی مصلحت سے انہیں کسی خاص بیماری سے محفوظ رکھے اور میں نے اس ضمن میں نمونۃً بعض بیماریوں کے نام بھی لکھے تھے اور میری مراد یہ تھی کہ اس قسم کی بیماریوں میں انبیاء بھی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ لیکن ایک دوست نے میرے مضمون کا اصل مطلب نہ سمجھتے ہوئے یا اپنے بعض ہم مجلسوں کے اثر کے نیچے یہ اعتراض کیا ہے کہ کیا انبیاء جنون جیسی مرض میں بھی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اور کیا انہیں جذام جیسی گھناؤنی بیماری بھی ہو سکتی ہے وغیر ذالك۔

مجھے افسوس ہے کہ ہمارے اس دوست نے بالکل غور سے کام نہیں لیا اور یونہی جلد بازی میں یا نہ معلوم کسی خارجی اثر کے ماتحت ایک بالبداہت غلط اعتراض کی طرف قدم اٹھایا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر میری یہ مراد ہوتی کہ انبیاء ہر قسم کی جسمانی بیماری میں مبتلاء ہو سکتے ہیں تو مجھے چند بیماریاں نام لے کر گنانے کی ہرگز ضرورت نہیں تھی بلکہ صرف یہ کہہ دینا کافی تھا کہ نبی ہر قسم کی بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ چند بیماریوں کا نام لے کر ذکر کرنا اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ ان بیماریوں کے گنانے کے بعد میرے مضمون میں جو "وغیرہ وغیرہ" کے الفاظ لکھے گئے ان سے صرف اسی قسم کی دوسری بیماریاں مراد ہیں نہ کہ ہر قسم کی دوسری بیماریاں جس کے لئے ہرگز ہرگز بعض بیماریوں کو مثال کے طور پر شمار کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ ایک ایسی موٹی بات ہے جس کے لئے ہمارے مہربان دوست سے بہت ادنےٰ عقل والے آدمی کی عقل بھی کافی ہو سکتی تھی۔

باقی رہیں جنون اور جذام وغیرہ کی بیماریاں جن کا معترض صاحب نے نام لے کر ذکر فرمایا ہے سو کیا ہمارے دوست کو یہ بات معلوم نہیں کہ ان اقسام کی بیماریوں کے متعلق قرآن مجید واضح طور پر نبیوں کے بارے میں نفی فرماتا ہے اور بعض مقامات پر دلالت النص کے طور پر بعض جگہ اشارت النص کے رنگ میں صراحت کرتا ہے کہ اس نوع کی بیماریاں انبیاء کی شان کے خلاف ہیں اور ان کے فرائض کی ادائیگی میں روک بن سکتی ہیں۔ اس لئے ایسی بیماریاں نبیوں کو نہیں ہوا کرتیں۔ چنانچہ جنون کی بیماری کے متعلق خدا تعالے قرآن مجید میں تمام رسولوں کے بارے میں اصولی طور پر فرماتا ہے:-

كذالك ما اتى الذين من قبلهم من رسولٍ الا قالوا ساحرٌ او مجنونٌ (ذاریات ۵۳)

اور دوسری جگہ مخصوص طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے:-

وما صاحبكم بمجنون (تکویر ۲۳)

(اور ایک اور جگہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں مخالفوں کی شرارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

ان رسولكم الذی ارسل اليكم لمجنون (شعراء ۲۸)

"یعنی اے محمد صلعم کوئی رسول بھی تیرے زمانہ سے پہلے ایسا نہیں آیا جسے دشمنوں نے ساحر یا مجنون کہہ کر اپنے دل کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اے عرب کے لوگو کیا تم آنکھیں رکھتے ہوئے دیکھتے نہیں کہ ہمارا یہ رسول خدا کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور حضرت موسیٰ کے مخالفوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ ازراہ شرارت یہ افتراء باندھا کرتے تھے کہ یہ شخص جو رسالت کا مدعی بنتا ہے یہ تو مجنون ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح اور بہت سے مقامات پر قرآن مجید میں نبوت اور جنون کو متضاد بیان کر کے اس کی زوردار نفی کی گئی ہے تو پھر نہ معلوم ہمارے ان دوست کو میرے مضمون میں جنون کا رخنہ کس طرح نظر آ گیا؟ اور پھر مزید تعجب یہ ہے کہ انہوں نے طبی اور طبعی قوانین کے ماتحت بھی غور نہیں فرمایا کہ اللہ تعالے جیسی حکیم و علیم ہستی کس طرح نبوت جیسا ارفع اور اعلیٰ منصب ایک دیوانہ کے سپرد کر سکتی ہے؟

یہی اصول مرگی جیسے مرض پر چسپاں ہوتا ہے جس میں بعض اوقات ایک حد تک جنون سے ملتی جلتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اسی لئے جب ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ ایک کریہہ المنظر شیطان سیرت جانور آپؑ کی طرف آ رہا ہے اور آپؑ کے دل میں ڈالا گیا کہ یہ صرع یعنی مرگی کا مرض ہے تو آپؑ نے خدائی القاء کے ماتحت بڑے جوش اور نفرت کے ساتھ فرمایا کہ:-

"دور ہو تیرا مجھ میں حصہ نہیں" (تذکرہ صفحہ ۶۸۵ و صفحہ ۴۱)

دراصل نبیوں کے مخالف جو اپنے وقت کے رسولوں پر جنون کا الزام لگاتے رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نبیوں میں اپنے خداداد مشن اور تبلیغ حق کی ادائیگی میں اتنا جوش اور انہماک دیکھتے ہیں کہ وہ اس بات کو خیال میں بھی نہیں لا سکتے کہ کوئی شخص اس قسم کے روحانی اور ان کے نزدیک خیالی امر میں اتنا مستغرق ہو سکتا ہے اس لئے وہ ان کے دن رات کے استغراق کی وجہ سے ان کی حالت کو جنون کا نام دے دیتے ہیں ورنہ نبیوں سے بڑھ کر دانا اور فرزانہ کون ہو سکتا ہے؟

اب رہیں جذام وغیرہ قسم کی امراض جن میں انسان کا جسم بہت گھناؤنی شکل اختیار کر لیتا ہے جسے لوگ دیکھ کر دور بھاگتے ہیں سو اگر اس کے متعلق بھی معترض صاحب غور فرماتے تو ان کے لئے قرآن میں جواب موجود تھا۔ چنانچہ قرآن ہمارے آقا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے:-

فبما رحمةٍ من الله لنت لهم ولو كنت فظًا غليظ القلب لانفضوا من حولك (آل عمران ع۱۶۰)

"یعنی اے محمد صلعم یہ خدائی رحمت کا حصہ ہے کہ تو اپنے اصحاب کے لئے دل کا نرم بنایا گیا ہے ورنہ اگر تو کرخت اور دل کا سخت ہوتا تو یہ لوگ جو اب تیرے قدموں کے ساتھ چمٹے بیٹھے ہیں تجھ سے ہٹ کر پرے چلے جاتے۔"

اس آیت کریمہ میں یہ لطیف اصول بیان کیا گیا ہے کہ نبیوں کو اللہ تعالے اپنے فضل سے ایسے درشت اور کرخت اخلاق سے بچاتا ہے کہ لوگ ان کے اخلاق کی وجہ سے ان سے دور بھاگیں۔ تو جب اخلاق کے متعلق جو نسبتاً مخفی چیز ہے یہ خدائی سنت ہے، تو جسم کی گھناؤنی بیماریاں جو سر کی آنکھ کو نظر آنے والی چیز ہیں ان کے متعلق بدرجہ اولیٰ یہ سمجھا جائے گا کہ اللہ تعالے اپنے نبیوں کو ان سے محفوظ رکھتا ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالے ایک مامور من اللہ کے ذکر کی ذیل میں ایک لحاظ سے زیادہ صراحت کے ساتھ فرماتا ہے کہ:-

زادہ بسطةً فی العلم والجسم (بقرہ ۲۴۸)

"یعنی اللہ تعالے نے اسے علمی قوتوں اور جسمانی محاسن دونوں میں امتیاز بخشا تھا۔"

اس آیت میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اللہ تعالے جن لوگوں کو اصلاح خلق کیلئے کھڑا کرتا ہے انہیں جسمانی محاسن سے بھی نوازتا ہے اور عقلاً بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے ورنہ کئی لوگ ایک لولے لنگڑے اور کریہہ المنظر انسان کی اقتدار قبول کرنے سے طبعاً گھبرائیں اور حق کی اشاعت میں روک پیدا ہو جائے۔ اسی اصول پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ گو اللہ تعالے کے نزدیک اصل چیز ایمان اور تقویٰ ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ:

ان اكرمكم عند الله اتقاكم

مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ عوام الناس کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے خدا کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کو عرف عام میں معزز سمجھے جانے والی قوموں میں سے مبعوث فرماتا ہے تاکہ کسی کو انگشت نمائی کا موقعہ نہ ملے اور صداقت سے روگردانی کا بہانہ نہ پیدا ہو جائے۔ پس یہ بات اصولاً درست ہے کہ ایک نبی کو کسی قسم کی گھناؤنی بیماری جذام

وغیرہ کی قسم کی نہیں ہوا کرتی مگر غضب تو یہ ہے میرے بسحر والے مضمون میں کہاں لکھا ہے کہ ایسی بیماری نبیوں کو بھی ہو سکتی ہے ؟ میں نے تو مثال کے طور پر چند قسم کی بیماریاں گنائی تھیں اور اس کے بعد "وغیرہ وغیرہ" کے الفاظ لکھ کر واضح اشارہ کیا تھا کہ اسی قسم کی دوسری بیماریاں بھی نبیوں کو ہو سکتی ہیں نہ یہ کہ انہیں ہر قسم کی بیماری ہو سکتی ہے خواہ وہ جنون اور جذام وغیرہ کی بیماری ہی ہو اور خواہ قرآن مجید میں اس کے خلاف صراحت ہی پائی جاتی ہو۔ بے شک بائیبل میں حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف ایک گھناؤنی بیماری منسوب کی گئی ہے۔ مگر موجودہ بائیبل نے حسب عادت اس معاملہ میں بہت مبالغہ سے کام لیا ہے ورنہ قرآن مجید میں اس قسم کی کوئی صراحت نہیں پائی جاتی والحق ما قالہ القرآن واتبنتہ العرفان واطمأن بہ الجنان۔

بایں ہمہ یہ ظاہر ہے اور قرآن نے اس کی صراحت فرمائی ہے کہ گو کئی اصولی باتیں سب نبیوں میں یکساں ہوتی ہیں۔ مگر بعض باتوں میں ان میں سے بعض کو بعض دوسرے نبیوں پر امتیاز حاصل ہوتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ تھا جسے آپ نے کئی جگہ صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ گو عام نبی جب وہ اپنا کام کر چکیں اور ان کی بعثت کی غرض پوری ہو جائے تو وہ دشمنوں کی شرارت کے نتیجہ میں قتل بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام قتل ہوئے مگر اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ نہ کسی سلسلہ کے بانی نبی اور نہ اس کے آخری نبی کو قتل سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ یہ دو نبی گویا دو دیواریں ہوتی ہیں جن کے درمیان اس سلسلہ کی حفاظت کا سامان کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان نبیوں کا خصوصی اکرام بھی ملحوظ ہوتا ہے۔ اور جب تبلیغ نبیوں کے ماتحت میں فرق ہو سکتا ہے تو پھر تو فرق ظاہر و عیاں ہے جس سے کوئی عقلمند انسان انکار نہیں کر سکتا

میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اوپر والے مختصر سے نوٹ میں اپنے معزز دوست کے جملہ سوالوں کا اصولی جواب دے دیا ہے جس کی مدد سے وہ اگر اپنے سینہ کو صاف کر کے غور کریں تو اسی قسم کے دوسرے جزوی سوالوں کا جواب خود سوچ سکتے ہیں۔ بلکہ ان سے تو میں امید رکھتا تھا کہ وہ مجھ سے دریافت کرنے کے بغیر از خود ہی تھوڑے سے غور اور تدبر سے ایسے سوالوں کو بلکہ ان سے زیادہ گہرے سوالوں کو آسانی سے حل کر سکتے ہیں اور اپنے قرآن دان ہم مجلسوں سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔

بالآخر میں ایک ناگوار بات کے اشارۃً اظہار سے رک نہیں سکتا جو ہمارے اس دوست نے اپنے خط کے آخری حصہ میں لکھی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ میری بدظنی ہو جس سے اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکھے مگر میری طبیعت پر یہی اثر ہے کہ ہمارے دوست کو ایک مخلص احمدی ہونے کی حیثیت میں اس بات کے لکھنے سے احتراز کرنا چاہیئے تھا۔ میں انشاء اللہ اس کے متعلق ان کی خدمت میں عنقریب ایک پرائیویٹ خط کے ذریعہ کچھ عرض کروں گا۔ فی الحال اگر وہ میرا مشورہ مانیں تو کچھ تھوڑا سا استغفار کر کے اپنے دل کے زنگ کو دھونے کی کوشش فرمائیں کیونکہ بعض باتیں شروع میں بظاہر معمولی نظر آتی ہیں مگر ان کا مآل اور انجام بہت خطرناک نکلتا ہے چنانچہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ بعض اوقات انسان کے دل پر ایک چھوٹا سا داغ لگتا ہے۔ لیکن اگر وہ وقت پر سنبھالا نہ جائے تو آہستہ آہستہ اس کا زنگ سارے دل کو اپنی سیاہی میں ڈھانک لیتا ہے پس مقام خوف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ فقط

خاکسار:-

مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۵ر جولائی ۱۹۵۹ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہ کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۲۸ر جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو ڈاکٹری رپورٹیں ہفتہ زیر اشاعت اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے (ادارہ)

نخلہ ۱۹ر جولائی (بوقت گیارہ بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت عام طور پر قدرے بہتر رہی نقرس کی تکلیف میں کوئی خاص افاقہ ابھی تک نہیں ہوا۔ رات نیند آ گئی آج صبح ٹانگ کی درد کی اور چکروں کی شکایت فرماتے ہیں (الفضل ۲۱ جولائی ۵۹ء)

نخلہ ۲۰ر جولائی (سوا دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی مگر ٹانگ میں درد کی شکایت کل بھی رہی۔ رات نیند اچھی آ گئی۔ صبح ٹانگ میں درد کی شکایت فرمائی عام طبیعت بہتر ہے۔ (الفضل ۲۲ جولائی ۵۹ء)

نخلہ ۲۱ر جولائی (دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کو بائیں ٹانگ میں درد کی تکلیف زیادہ رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ (الفضل ۲۳ر جولائی ۱۹۵۹ء)

نخلہ ۲۲ر جولائی (بوقت دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت ٹانگ کی درد کے باعث ناساز رہی۔ کچھ اعصابی ضعف کی شکایت بھی رہی رات نیند اچھی آ گئی اس وقت طبیعت کل جیسی ہے (الفضل ۲۴ جولائی ۵۹ء)

نخلہ ۲۳ر جولائی (بوقت ۱۱ بجے صبح) کل دن بھر حضور کو عام ضعف کی شکایت زیادہ رہی ٹانگ کی درد بھی بدستور جاری ہے اعصابی ضعف بھی رہا رات نیند آ گئی آج طبیعت کل جیسی ہے اور بے چینی بہت ہے۔

نخلہ ۲۴ر جولائی (ساڑھے نو بجے صبح) کل دن بھر حضور کو ضعف کی شکایت رہی گو بعد دوپہر کچھ بہتر ہو گئی ٹانگ کی درد کی شکایت بھی رہی رات نیند اچھی آ گئی اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی دعائیں اور صدقات

۱۔ مقامی جماعت کی طرف سے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے صدقہ دیا گیا اور دعاؤں کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھے گئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔ (سید بدر الدین احمد امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ)

۲۔ حضور کی صحت کے لئے صدقہ کی تحریک پر جماعت کنہ پورہ نے ساٹھ روپے کا گوشت اور دو من چاول تقسیم کئے۔ جماعت مانہ وجن نے نصف من چاول بانٹے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (غلام احمد شاہ مبلغ کنہ پورہ کشمیر)

۳۔ صدقہ کے لئے جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے چالیس روپے جمع کر کے مرکز میں بھیجے گئے۔ اجتماعی دعائیں بھی کی گئیں۔ اور اب تک جاری ہیں۔ (سمیع اللہ صنیع بمبئی)

امتحان "اسلام کی دوسری کتاب"

برائے ناصرات الاحمدیہ بھارت

بتاریخ ۲۰ر ستمبر ۱۹۵۹ء

گذشتہ سال ناصرات الاحمدیہ بھارت کی تمام بچیاں اسلام کی پہلی کتاب کا امتحان دے چکی ہیں۔ اول اور دوم، سوئم آنیوالی بچیوں کو تمغے اور کپ انشاء اللہ آٹھ دن تک روانہ کر دیئے جائیں گے۔ اب بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار ناصرات الاحمدیہ کا اسلام کی دوسری کتاب کا امتحان ہوگا۔ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ اپنی اپنی مجلسوں کی لڑکیوں کے نام جلد از جلد دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کو بھجوا دیں۔ اور ان کو اچھی طرح تیاری کروائیں۔ صدر لجنات اماء اللہ بھی توجہ دیں۔ تاکہ ہر جگہ کی بچیاں امتحان میں شامل ہو سکیں۔

نوٹ:- ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کی عمر ۸ سے ۱۵ سال تک ہے۔ اگر کسی جگہ ناصرات قائم نہ ہو اور وہاں کوئی بچی امتحان دینا چاہے تو دفتر لجنہ مرکزیہ قادیان کے پتہ پر براہ راست خط لکھ کر خود اپنا نام بھجوا سکتی ہے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اعلانات نکاح!

۱۔ مکرم حمید الدین صاحب نوری درویش ولد شیخ عمر الدین صاحب مرحوم دہلوی کا نکاح مسماۃ کنیز فاطمہ بیگم اختری بنت ایم عبد الرزاق صاحب تاجر گمبی سکندر آباد دکن سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۵۹ء بروز منگل حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین۔ خاکسار مسعود احمد درویش قادیان

۲۔ خاکسار کے بھتیجے عزیزم اکبر خان ساکن پینکال ضلع کٹک کا نکاح عزیزہ کنیز فاطمہ بنت معشوق علی خان صاحب ساکن تالبرکوٹ ضلع ڈھینکانال بعوض ۱۵۰۰/- مہر مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بمقام تالبرکوٹ پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار عبد الستار خان احمدی امین جماعت احمدیہ پینکال (اڑیسہ)

جرمنی میں اسلام

(مندرجہ بالا عنوان سے ایک نو مسلم احمدی دوست مسٹر ڈٹلیو چیلڈ (Detlev Chalid) کا قیمتی مضمون جماعت احمدیہ کے انگریزی اخبار "ایسٹ افریقن ٹائمز نیروبی" مورخہ یکم جولائی ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا۔ اس کا اردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے (عبد القدیر واقف زندگی))

اسلام اور جرمنی کے تعلق کی ابتداء آٹھ سو سال قبل ہوئی جب عرب افواج کی یلغار یورپ میں بڑھتے بڑھتے کارل مارٹل (Karl Martell) کے ذریعہ جو فرینکوں کی جرمن حکومت کا گرینڈ میٹر (Mayor) تھا رک گئی۔ اس کے بعد صدیوں تک مسلم ممالک کے جرمنی کے ساتھ سیاسی حالات مخالفانہ رہے۔ اور اسلام جرمنی میں داخل نہ ہو سکا۔ انیسویں صدی میں بسمارک کی حکومت نے صورت حال کو یکسر بدل دیا اور مسلم ممالک خصوصاً ترکی اور سلطان زنجبار سے دوستانہ معاہدے ہوئے۔ یہانتک کہ جنگ عظیم اول میں ترکی جرمنی کا حلیف بن گیا جو اسکے مقابل پر روس اور برطانیہ تھے۔ ہزاروں جرمن ماہرین ترکی گئے جہاں انہوں نے لازم ہو کر نئے طریق پر ترکی فوجوں کی تربیت کی اور ان میں سے ایک حصہ نے اسلام قبول کر لیا۔ ان میں سے بعض نے ترکی میں بود و باش اختیار کر لی۔ اور کچھ نو مسلم واپس اپنے وطن جرمنی چلے گئے۔ یہ لوگ فعال مبلغ نہ تھے۔ بلکہ خاموش عقیدت مند تھے اور انہوں نے اسلام کو صرف روحانی تسکین کا باعث سمجھا۔ بحیثیت مسلمان جماعت اسکے قیام کی مطلق سعی نہ کی۔

جنگ عظیم اول کے بعد روسی مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد جرمنی میں رہ گئی۔ جو دوران جنگ اسیر بنے اور جنگ کے بعد وطن جانا نہ چاہتے تھے۔ کیونکہ اشتراکی حکومت مسلمان اقلیت سے حسن سلوک نہ کر رہی تھی۔ ان روسیوں میں ایک بڑا حصہ تاتاریوں کا تھا۔ جنہوں نے جرمنی میں شادیاں کر لیں اور وہیں کے ہو گئے۔ ان قیدیوں کا قیام برلن کے نزدیک ووانیز ڈورف کیمپ (Wunsdorf Camp) میں تھا۔ جہاں انہوں نے لکڑی کی ایک خوبصورت مسجد بنائی جو مرطوب آب و ہوا کی وجہ سے زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی وہاں انہوں نے ایک قبرستان بھی بنایا کہ جس میں ایک مینار بھی تھا کہ جس پر عربی عبارت کندہ تھی (جنگ عظیم ثانی کے بعد) اب چونکہ یہ حصہ روسیوں کے قبضہ میں ہے۔ اس کی نگہداشت کا کوئی انتظام نہیں اور یہ تباہ شدہ ہی سمجھا جا سکتا ہے۔

۱۹۲۷ء میں ایک ہندوستانی مشن سوسائٹی نے برلن میں ایک مسجد تعمیر کی۔ اس کے ذریعہ آہستہ آہستہ کچھ لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ جنہوں نے بعد میں جرمن مسلم سوسائٹی بنائی جس کا جرمن نام (Deutsche Moslemische Gesellschaft) تھا۔ اس سوسائٹی کے ڈاکٹر حمید تھے جن کی نگرانی میں ایک جرمن رسالہ (Die Moslemische Revue) (دی مسلم ریویو) جاری ہوا۔ اس کی باقاعدہ سرپرستی بیرونی ممالک میں رہائش پذیر نو مسلم اشخاص مثلاً ڈاکٹر خالد سیفر (Dr. Chalid Saifer) اور آسٹریا کے فاضل نواب عمر بارن وان رنفلز (Count Omar Baron von Ehrenfels) کرتے تھے۔ قرآن کا ایک ترجمہ مختصر تفسیر کے ساتھ شائع کیا گیا۔ لیکن افسوس ہے کہ جرمن زبان کے نقطہ نظر سے یہ کامیاب کوشش نہ تھی۔

ان عمدہ اقدام کے باوجود اسلامی ممالک کی طرف سے کوئی عملی تعاون جرمنی کی مسلم جماعت کی ترقی و اشاعت کے لئے نہ کیا گیا۔ کئی ایک اعلانات شائع ہوئے کہ متعدد مساجد تعمیر کی جائیں گی۔ اور مزید پروگرام و تجاویز کہ جن میں مسلم مرکز، مسجد لائبریری اور قرآن کریم کے سکول وغیرہ کے قیام کا عزم تھا سامنے آئیں۔ لیکن ان سب خوش آئند اعلانات و تجاویز کے باوجود جو ایران، افغانستان، ہندوستان اور عرب کے باہمت اور فیاض افراد کی طرف سے بڑے پُرشکوہ انداز میں دنیا کے سامنے آئے ایک اینٹ بنیادی تک نہ رکھی گئی۔ جب یہ معزز افراد اپنے وطنوں کو واپس گئے انہوں نے ان وعدوں کو ہمیشہ کے لئے بھلا دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی میں اسلام کی ترقی و اشاعت حقیقی طور پر نہ ہو سکی۔

جنگ عظیم ثانی جرمن مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ تمام جرمنوں کے لئے ایک عظیم تباہی تھی۔ مسلمان نوجوانوں کا ایک قلیل، مستعد اور قیمتی گروہ میدان میں کام آیا۔ اور برلن مسجد کو روسی حملہ اور فوجوں کی وجہ سے بہت نقصان پہنچا۔ قرآن مجید کے ہزارہا نسخے اور قیمتی لٹریچر نذر آتش کر دیا گیا۔ اور باقی جو بچا وہ لٹیروں کے ہاتھوں ضائع ہوا۔ خوش قسمتی سے (جنگ کے بعد) شہر کا معتدبہ حصہ جس میں مسجد تھی وہ مغربی ممالک کی زیر نگرانی آ گیا اور ان قلیل مسلمانوں کو جو برلن میں رہ گئے مسجد کو دوبارہ درست بنانے اور اس کی نگہداشت کا موقع مل گیا چنانچہ ۱۹۵۲ء میں اس کے اندرونی حصہ کی درستی و تجدید کی گئی اور ۱۹۵۶ء تک بیرونی حصہ کی مرمت کی بھی تکمیل کر لی گئی سوائے دو میناروں کے جو تا حال نا ظرین کو ۱۹۴۵ء کے روسی حملہ کی یاد دلاتے ہیں۔

جنگ عظیم ثانی کے نتیجہ میں جرمنی میں مسلمانوں کی نسبتاً ایک بڑی تعداد بطور پناہ گزین روس، یوگوسلاویہ، رومانیہ، پولینڈ اور دیگر مسلم علاقوں سے آ گئی۔ ان میں سے زیادہ میونخ (Muenchen) میں آباد ہوئے۔ جہاں انہوں نے مسٹر ابراہیم گاگلو (Mr. Ibrahim Gacaoglu) کی زیر سرکردگی "دی مسلم سوسائٹی آف ویسٹرن یورپ" کی بنیاد ڈالی جو پناہ گزینوں کی ہر طرح امداد خصوصاً ان کی روحانی زندگی کی بحالی کے لئے تعاون کر رہی ہے۔ لیکن تا حال وہاں مذہبی تعلیم کا انتظام نہیں اور نہ نئی پود کی تعلیم و تربیت کا کوئی باقاعدہ انتظام ہے۔

ان حالات میں جبکہ برلن اور میونخ میں اسلام اور مسلمان ہمدردی کے انتہائی مستحق تھے خدا تعالیٰ کی مدد سے اس کے دین کا ایک قدم آگے بڑھتا ہے جس کا اظہار و تصدیق جرمنی میں دوسرے حصہ سے ہوتی ہے۔ یعنی ۱۹۴۹ء میں احمدیہ مسلم مشن کے ہیڈ کوارٹر ربوہ پاکستان کی طرف سے چوہدری عبد اللطیف صاحب کو بطور مبلغ ہیمبرگ میں جو مغربی جرمنی کا عظیم ترین شہر اور بڑی بندرگاہ ہے بھجوایا گیا۔ جن کے ذریعہ متعدد جرمن اسلام قبول کر چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی توحید اور اسلام کے تعارف کے لئے لٹریچر شائع کیا گیا۔ سب سے بڑی کامیابی جماعت احمدیہ کو ۱۹۵۴ء میں خوبصورت مجلد قرآن کریم کا جرمن ترجمہ شائع کرنے کی صورت میں ہوئی۔ اس ترجمہ کو بہت پسندیدگی سے دیکھا گیا۔ بہت سے جرمن اخبارات میں اس کے لئے تعریفی ریویو شائع ہوئے۔ اس قرآن کریم میں عربی متن کے ساتھ دیدہ زیب جرمنی ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ نے مسلمان حلقوں کو جو اس سے قبل جماعت احمدیہ کی مخالفت کیا کرتے تھے مداح بنا لیا ہے وہ مسلمان اب اس ترجمہ کو اپنے استعمال میں لا رہے ہیں اور اس کی خوبصورتی اور نفاست اور درستی ترجمہ کے معترف ہیں۔ ترجمہ کے نسخہ جات بہت جلد ختم ہو گئے۔ اور اب اس کا نیا ایڈیشن زیر طبع ہے۔

ترجمہ قرآن کریم جرمن جرمنی کے فیڈرل چانسلر (وزیر اعظم) ڈاکٹر ایڈینیار (Dr. Adenauer) اور فیڈرل پریذیڈنٹ پروفیسر ڈاکٹر ہیوس (Dr. Heuss) کی خدمت میں پیش کیا گیا جنہوں نے اس کوشش کو سراہتے ہوئے بہت تعریف کی۔ اور اس کو پڑھنے کا وعدہ فرمایا (اللہ تعالیٰ ان کو صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق دے۔ آمین)

احمدیہ مشن کی دوسری کامیابی ہیمبرگ میں مسجد کی تعمیر ہے۔ جس کا افتتاح جون ۱۹۵۷ء میں کیا گیا۔ اس مسجد کے افتتاح کی تقریب میں مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید بطور نمائندہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ شامل ہوئے۔ اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عدالت عالمی ہیگ نے بھی اس افتتاح کی تقریب میں شمولیت فرمائی۔ پریس اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ اس تقریب کی اشاعت ہوئی اور اسلام کا عمومی تعارف ہوا۔

۱۹۵۸ء میں مسٹر عبد الشکور کنزے جو جرمن نو مسلم ہیں اور ربوہ میں عربی و دینی تعلیم حاصل کر کے چار سال بطور مبلغ امریکہ میں کامیاب خدمت دین کر چکے ہیں کا تبادلہ جرمنی میں ہوا۔ انہوں نے فرینکفورٹ مشن اور مسجد فرینکفورٹ جس کی بنیاد ۸ رمئی ۱۹۵۹ء کو رکھی گئی ہے اور زیر تعمیر ہے کا چارج سنبھالا ہے۔ اور ایک مزید پاکستانی مبلغ مرزا لطف الرحمن صاحب جرمنی پہنچ چکے ہیں اور تبلیغ کا کام شروع کر رہے ہیں۔

جماعت کیطرف سے ماہنامہ جرمن رسالہ (Der Islam) کے ذریعہ جو زیورچ سوئٹزرلینڈ سے شائع کیا جاتا ہے جرمنی میں تبلیغ اسلام کا کام لیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی قابل قدر کامیابی کا ثبوت جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے ہر بڑے شہر کے نومسلموں سے مل سکتا ہے جرمن نومسلم احمدی مرکز جماعت ربوہ میں بار بار آنیوالے یورپین افراد میں سے ہیں۔ تحریک احمدیت کی روز افزوں ترقی اور کامیابی کے مد نظر مشہور عالم فلاسفر مسٹر برنارڈ شا نے دیگر صاحب بصیرت افراد کی طرح کہا تھا کہ "اسلام ایک صدی میں یورپ کا خاص مذہب ہوگا۔" حقیقتاً یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ نے بہت عرصہ قبل کہی تھی کہ تین صدیوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام دنیا کا عظیم ترین و غالب ترین مذہب ہو جائیگا۔ جرمنی میں اور دنیا کے دیگر ممالک میں اسلام کی ترقی کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمارے

سپین میں تبلیغ اسلام

ایک ہسپانوی نوجوان کا قبولِ اسلام متعدد افراد کو تبلیغ اور لٹریچر کی تقسیم

(از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین)

ایک ہسپانوی نوجوان کا قبولِ اسلام

ایک دوست جو مراکش میں رہ چکے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہو گئے ہیں میں ایک روز تبلیغ کر رہا تھا۔ اُنہوں نے کافی دلچسپی ظاہر کی اور اسلامی اصول کی فلاسفی خرید کر لے گئے۔ جب اُنہوں نے کتاب حاصل کی تو ایک ہسپانوی کٹر کیتھولک انہیں کہنے لگے کہ پادری صاحب کی اجازت کے بغیر یہ کتاب پڑھنا آپ کو گناہ گار بنا دے گی۔

اُنہوں نے جواب دیا کہ میرا ایمان میرے ساتھ اور پادری صاحب کا ایمان پادری صاحب کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل اور سمجھ محض اس لئے ہی دی ہے کہ وہ خود حق کی تلاش کر کے اس کی پیروی کرے۔ جب خالق حقیقی نے ہر بنی نوع انسان کو حق و باطل کرنے کے لئے قابلیت عطا فرمائی ہے تو حق کے پہچان کے لئے پادری صاحب سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور ان کی اجازت طلب کرنے کے بغیر کتاب کا پڑھنا ہرگز گناہ کا ارتکاب نہیں۔

یہ نوجوان مشن ہاؤس میں آئے اسلام کا اقتصادی نظام بھی پڑھا اور بیعت کا فارم پُر کر کے اسلام قبول کر لیا احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔

اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے یہ اپنے حلقۂ احباب میں تبلیغ اسلام کرتے رہتے ہیں اور دو نئے احباب کو بھی مشن ہاؤس میں لا چکے ہیں۔

ایک پادری کو تبلیغ اسلام

ایک روز راستہ میں ایک پادری صاحب مل گئے۔ ان سے مذہبی گفتگو شروع ہو گئی۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری سنائی پادری صاحب دوستانہ رنگ میں گفتگو کرتے رہے اور کہنے لگے کہ میں مانتا ہوں کہ سپین میں کیتھولک چرچ کے اکثر کارکن سخت متعصب ہیں۔ اور ان میں رواداری نہیں پائی جاتی۔ مگر میں رواداری کا جذبہ رکھتا ہوں۔ میں نے ان کو اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی بطور تحفہ پیش کیں۔ اور انہوں نے تسلیم کیا کہ اسلام کا ہمیں اسی قدر پتہ ہے جو ہمارے مصنفین پیش کرتے ہیں۔ اختلاف عقائد کی وجہ سے یہ ہمیں ممکن ہے کہ اسلام کا صحیح نقشہ ہمارے سامنے نہ آیا ہو۔ یہ گفتگو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ وفات مسیح کا مسئلہ بھی بیان کیا۔ ان کو مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔

میڈرڈ یونیورسٹی کے ایک مشہور پروفیسر ڈاکٹر کو تبلیغ

DR. Ozbaneza جلدی امراض کے مشہور ڈاکٹر ہیں۔ خاکسار کو اگزیما کی تکلیف ہے ان کی خدمت میں طبی معائنہ کی غرض سے حاضر ہوا نہایت خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ انہیں بتایا کہ آج دنیا روحانی لحاظ سے سخت مریض ہے۔ لوگ گمراہی اور ضلالت میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی امراض کا ماہر ترین ڈاکٹر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے جو روحانی اندھوں کو بینائی بخشتے ہیں۔ جو روحانی بہروں کو شنوائی بخشتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور "اسلام کا اقتصادی نظام" بطور تحفہ پیش کیا۔ جو اُنہوں نے نہایت خوشی سے لیں۔ اور وعدہ کیا کہ وہ ان کتب کو ضرور پڑھیں گے۔

ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ایک نرس بھی موجود تھیں۔ انہیں بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور انتظار کے کمرہ میں قریباً بیس مریضوں کو بھی تبلیغ کا موقع ملا۔ پولیس کے سارجنٹ اپنی بیٹی کو طبی معائنہ کی غرض سے لائے ہوئے تھے۔ وہ گفتگو میں خاص دلچسپی لیتے رہے۔ مریضوں کو یہ بھی بتایا کہ اصل شفا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے گو اس نے ہر بیماری کا علاج پیدا کیا ہے پس ظاہری معائنہ و علاج کے علاوہ ہمارا اصل بھروسہ اور اعتماد اسی شافی باری تعالیٰ پر ہونا چاہیئے۔ اور ہمیں آخرت کی ہمیشہ فکر رکھنی چاہیئے اور روح کی تندرستی کو جسمانی صحت سے بھی زیادہ اہمیت دینی چاہیئے جس کی روح صحت مند ہے وہ نجات یافتہ ہے اور وہ خدا تعالیٰ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔ اکثر کو ملاقاتی کارڈ تقسیم کئے اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی

ایک عراقی ڈاکٹر صاحب کی مشن میں آمد

ایک اتوار کی شام کو فلسفہ و ادب کے ڈاکٹر عراقی باشندے مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ حیرت کا اظہار کیا کہ آپ اس ملک میں تبلیغ کیسے کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے متعلق ان کو معلومات بہم پہنچائیں کہنے لگے میڈرڈ میں ایک بہائی خاتون کو جانتے ہیں۔ انہیں بھی آپ کے مشن کا پتہ دوں گا۔ وہ بھی مسلمان ہیں۔ میں نے کہا آپ بہائی لوگوں کو کیسے مسلمان تصور کرتے ہیں جبکہ وہ اسلام کے بنیادی عقائد سے ہی انکار کرتے ہیں۔ اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ تو یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی صورت میں جو شریعت نازل ہوئی ہے۔ وہ مکمل، دائمی اور آخری اور عالمگیر ہدایت ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے قیامت تک بغیر کسی تبدیلی کے مکمل ضابطۂ حیات اور لائحہ عمل ہے۔ بہائی لوگ تو قرآن کریم میں تبدیلی کر چکے ہیں۔ گفتگو سے معلوم ہوا کہ یہ بھی نئی روشنی کے مسلمان ہیں نماز پردہ وغیرہ کو اسلام کا حکم نہیں مانتے۔

. . . .

جب اُنہیں سلسلہ کی بعض کتب بطور تحفہ پیش کیں تو کہنے لگے۔ میں تو مسلمان ہوں مجھے ان کتب کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے اسلام کا آپ لوگوں سے زیادہ علم ہے۔ میں نے کہا آپ فلسفہ و ادب کے ڈاکٹر ہیں۔ ان کتب کے پڑھنے سے یقیناً آپ کے علم میں مزید اضافہ ہوگا۔ اسلامی تعلیم کے متعلق مختلف پہلوؤں کا آپ کا علم ہوگا۔ اس پر وہ کتب لینے پر راضی ہو گئے۔ ایک ہسپانوی دوست بھی گفتگو کے وقت موجود تھے ان سے بھی تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

دو خواتین کی اسلام کے متعلق گہری دلچسپی

یہ دو مبلک پاس خواتین ہیں۔ ان کو ہمارے مشن کا علم ہو گیا۔ اور فون پر اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اسلام کے متعلق دلچسپ سوالات کئے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بے شمار معجزات دکھائے کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ نے بھی معجزات دکھائے۔ میں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ معجزات تمام انبیاء سے بڑھ کر ظاہر ہوئے۔ قرآن کریم بلکہ قرآن کریم کا ہر لفظ خود معجزہ ہے آسمانی تائید و نصرت۔ اسلام کا فتح و غلبہ فتح مکہ۔ مختلف جنگوں میں معجزانہ کامیابی یہ سب معجزے ہیں میں نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوت قدسیہ سے ایسے صحابہ کرام کی جماعت پیدا کی جنہوں نے خلق عظیم کا اعلیٰ زندہ اور شاندار نمونہ پیش کیا ہے۔ ان کی تقلید سے انسان کامل انسان بن سکتا ہے۔

ایک ہندو دوست کو تبلیغ اسلام

ہندوستانی سفارت خانہ کے اٹاشی کے ایک ہندو دوست ناتھ صاحب نے اپنے ہاں چائے پر مدعو کیا۔ انہیں اسلام کا پیغام Massage of peace بطور تحفہ دی۔ تناسخ کے مسئلہ پر کافی بحث ہوتی رہی۔ انہیں بتایا کہ یہ دنیا ابتلاء ہے۔ یعنی امتحان کی غرض سے اللہ تعالیٰ انسان کو اسی دنیا میں پیدا فرماتا ہے اور ہر ایک کی قابلیت اور استعداد کے مطابق اس کے عملوں کا پھل دے کر اگلے جہان میں روحانی طور پر جزا و سزا دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتا ہے۔ ان کو مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ ان کے پڑوس میں ایک ہسپانوی انجینئر صاحب رہتے ہیں ان کی لڑکی کو بھی تبلیغ کی اور انہیں اپنے والدین کے ساتھ مشن ہاؤس میں آنے کے لئے کہا۔

مختلف موقعوں پر تبلیغ

Uraguary کی یونیورسٹی کی لائبریری کی ایک خاتون لائبریرین سے تعارف ہوا۔ انہیں تبلیغ کی اور اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی بطور تحفہ دیں۔ اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ Salvat کی ایک فیملی کو تبلیغ کی اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ ایک روز ہسپتال میں ایک صاحب کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ انہیں اسلام کا اقتصادی نظام مطالعہ کے لئے دیا۔ فلیٹ کی تلاش کے سلسلہ میں متعدد جگہ جانا پڑا اور ہر جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام کا موقعہ میسر آیا۔ ایک فیملی نے گھر پر بلا کر ہماری باتوں کو سنا۔ اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی۔ ایک صاحب کو کھانے پر مدعو کیا۔ اور اسلام کی تبلیغ کی۔ ہر دو کتب مطالعہ کے لئے لے گئے۔ ایک فوجی افسر کو تبلیغ کی جن کے ایک لڑکے پادری بھی ہیں۔ ایک روز چار افراد مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی اطلاع اور اسلام کے بنیادی اصول بیان کئے۔ ایک روز ہمارے

نو مسلم بھائی محمد یوسف صاحب اپنے ساتھ ایک خاتون کو مشن ہاؤس میں لائے۔ انہیں سورہ مریم کی متعدد آیات کی تفسیر بیان کر کے تبلیغ کی۔

ایک اور ماہر ڈاکٹر کو تبلیغ

خاکسار اپنی بیماری کے سلسلہ میں ایک ماہر ڈاکٹر سے طبی معائنہ کی غرض سے ہسپتال گیا۔ ڈاکٹر صاحب کے آنے تک متعدد لوگوں کو تبلیغ "وادی حارہ" کے ایک میاں بیوی کو جب توحید کا مسئلہ بتایا۔ تو بہت خوش ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کو ہر دو کتب دیں۔ انہیں بھی مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ ہسپتال سے نکل کر تین احباب کو آواز دے کر کھڑا کر لیا۔ اور انہیں بھی اسلام کا پیغام پہنچایا۔ انہیں اسلام کا اقتصادی نظام مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک روز میڈرڈ سے ۷-۶ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں مکان کی تلاش میں گئے۔ ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کو تبلیغ کی۔

ایک نوجوان کو بائیبل خوب یاد ہے۔ اور توحید کی تائید میں ایک کیتھولک کے خلاف میری مدد کرتے رہے۔ انہیں اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے دی۔ اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔

ایک نو مسلم فیملی کے گھر بھی گئے۔ چار پانچ نو مسلم احباب باقاعدہ مشن ہاؤس میں آتے ہیں۔ انہیں سب کو سیدنا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی بیماری کی اطلاع دے کر خاص دعا کی تحریک کی۔ حضرت اقدس کے ہر دو پیغامات کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ کر کے سنایا تمام احباب جماعت حضور پُر نور کی صحت کاملہ اور لمبی عمر کے لئے درد دل سے دعا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو اپنے فضل و کرم اور خاص قدرت سے کامل شفا بخشے۔ اور حضور اقدس کا مبارک سایہ ہمارے سروں پر لمبی مدت تک قائم رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

بقیہ کالم نمبر ۴

روانگی برائے ماندوجن حسب پروگرام وفد کل دوپہر کو کنہ پورہ سے ماندوجن روانہ ہو جائے گا۔ ہم پر اثر یہ ہے کہ کشمیر کی جماعتوں کے احباب میں اخلاص ہے۔ سلسلہ سے محبت اور اُس کی تعلیم کی اشاعت کے لئے جذبہ بھی ہے۔ ہاں مرکز سے دوری کی وجہ سے اچھی طرح تربیت نہیں ہو سکی۔ اگر ان لوگوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دی جائے تو انشاء اللہ ان کی عملی اور دینی حالت ترقی کرے گی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے اخلاص و عقیدت میں برکت دے۔ اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ریاست جموں و کشمیر میں جماعت احمدیہ کے مرکزی وفد کا تربیتی دورہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

بتا رگیا۔ مقامی تنازعات کا تصفیہ کر کے احباب میں باہمی مفاہمت کروائی گئی۔ اور مرکز سلسلہ کے بعض فیصلہ جات جن کی ابھی تک بعض دوستوں نے تعمیل نہ کی تھی اُن کو وعظ و نصیحت کر کے اُن کی تعمیل کروائی گئی۔ اور احباب کو تنظیم جماعت کی پابندی اور نظام سلسلہ کے وقار کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنے کی تلقین کی۔

بعد نماز عشاء تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کا آغاز مولوی عبدالرحیم صاحب کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ عزیزم الطاف احمد اور محمود احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم باغ علی صاحب نائب قائد خدام الاحمدیہ نے ایک جوشیلی تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم بشیر احمد صاحب نے دس منٹ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ تقریر اچھی مدلل تھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں احباب جماعت کو تربیتی اور تبلیغی امور میں دلچسپی لینے کی تحریک کی۔ اس اجلاس میں شامل ہونے کے لئے یاڑی پورہ سے مکرم میر غلام محمد صاحب مع احباب تشریف لائے۔

اختتام اجلاس پر نئے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ جس کی رپورٹ علیحدہ نظارت علیا میں ارسال کر دی گئی ہے۔ مکرم راجہ غلام محمد صاحب صدر جماعت باوجود صحت کی کمزوری کے پوری طرح تعاون فرماتے رہے۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔ احباب کرام اس مخلص بھائی کی مکمل صحت کے لئے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔

واپسی یاڑی پورہ براستہ کالٹھ پورہ قیام یاڑی پورہ کے دوران میں جناب غلام محمد صاحب لون نے اپنے گاؤں کالٹھ پورہ آنے کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ اُن کی دعوت قبول کرتے ہوئے ۱۵ر جولائی کی صبح کو کالٹھ پورہ پہنچ گئے۔ دوپہر کا کھانا اُن کے ہاں کھایا۔ اسی اثناء میں مکرم میر غلام محمد صاحب اور راجہ فضل الرحمٰن صاحب ہم کو لینے کے لئے آگئے تھے۔ اُن کے ہمراہ مکرم محمد سعید صاحب مبلغ سلسلہ بھی تھے۔ حکیم صاحب ارجولائی کو سری نگر سے شوپیاں چلے گئے تھے تاکہ اپنے اہل و عیال کی خیریت معلوم کر سکیں ہم سب ایک بجے یاڑی پورہ پہنچ گئے۔

یاڑی پورہ میں ایک اور تربیتی اجلاس یاڑی پورہ میں ۱۳ر جولائی کو جو اجلاس منعقد ہوا تھا اس میں مستورات شامل نہ ہو سکی تھیں۔ اس لئے اُن کی خواہش تھی کہ اُن کو وعظ و نصیحت کی جائے۔ چنانچہ مکرم پراونشل امیر صاحب کے ارشاد پر یہ تربیتی اجلاس ۱۵ر جولائی کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز ظہر منعقد ہوا۔ مستورات کے لئے مسجد کے اندر اور مردوں کے لئے مسجد کے کھلے صحن میں بیٹھنے کا انتظام کیا گیا۔ اس اجلاس میں غیر احمدی مرد اور عورتیں بھی شرکت کے لئے آئیں۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم حکیم محمد سعید صاحب مبلغ نے تقریر فرمائی اور صداقت احمدیت کے بعض پہلو بیان فرمائے۔ بعد ازاں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے قریباً سوا گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں اسلام کی خصوصیات۔ عورت کا اسلام میں مقام مردوں اور عورتوں کے لئے اخلاقی و روحانی ترقی کے مواقع کے حصول کا تذکرہ کیا اور اس ضمن میں احمدی خواتین کا ذکر کیا کہ وہ احمدی مردوں کے دوش بدوش خدمت اسلام اور تبلیغ اسلام میں حصہ لے رہی ہیں۔ غیر ممالک میں مساجد کی تعمیر، تراجم قرآن کریم کی اشاعت میں اُن کا بھی خاص حصہ ہے۔ احمدی خواتین اپنے زیر تربیت بچوں کے اندر بھی احمدیت کی روح پیدا کریں۔ تاکہ وہ خدام دین بنیں۔ بعد ازاں دعا یہ اجلاس برخواست ہوا۔

بالسوہیں تربیتی اجلاس مکرم پراونشل امیر صاحب کشمیر کے مشورہ سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ۱۵ر جولائی کی شب کو بالسوہیں بھی (جو یاڑی پورہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اور احمدیوں کے چند گھرانے وہاں بھی ہیں) ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا جائے۔ چنانچہ اس پروگرام کے مطابق شام کو اراکین وفد مکرم پراونشل امیر صاحب کی معیت میں بالسوہیں پہنچ گئے۔ بعد نماز عشاء یہ اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سلسلہ نے نصف گھنٹہ صداقت احمدیہ پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مختلف فیہ مذہبی مسائل پر قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پیش کیا۔ چونکہ اس اجلاس میں غیر احمدی دوست بھی شامل تھے۔ اُن کو تحریک کی کہ وہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت معلوم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ وہ اُن پر حق کو ظاہر کرے گا تاکہ بعد میں ہم سب مل کر باہمی تعاون سے دنیا میں پیغام اسلام کو پہنچا سکیں اجلاس دس بجے بعد دعا ختم ہوا۔

رسیدگی کنہ پورہ حسب پروگرام اراکین وفد ۱۶ر جولائی کو ۸ بجے صبح کنہ پورہ میں پہنچ گئے۔ یہ گاؤں بفضلہ تعالیٰ سارے کا سارا احمدی ہے۔ اس جماعت کے عہدیداران کو قیام شوریٰ کے وقت ہی ہدایات دے دی گئی تھیں کہ وہ چندہ جات کا حساب اور نیا بجٹ بنا کر تیار رکھیں۔ چنانچہ کنہ پورہ پہنچ کر ان حسابات کی پڑتال کی گئی۔ اور نیا بجٹ بنایا گیا ہے۔ پشت اہم گزشتہ نالہ کے متنازعہ فیہ معاملات کی تحقیقات کر کے اُن کو سلجھایا گیا۔

جلسہ تربیتی بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن ماسٹر غلام نبی صاحب نے کی۔ بعد ازاں مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے قریباً پونے گھنٹہ تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اسلام کے روحانی نظام اور دُنیا کے مادی نظاموں کا موازنہ کر کے اسلام کی برتری اور فضیلت کو بیان کیا۔ اور احباب کو توجہ دلائی۔ کہ وہ اس زندہ اسلام کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلانے کے لئے کوشش اور قربانی کریں۔ اجلاس کے اختتام سے قبل خاکسار نے بھی احباب جماعت کو بیعت کی اہمیت اور عہد بیعت "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" یاد دلاتے ہوئے مزید قربانیاں سلسلہ اور اسلام کی خاطر کرنے کی تحریک کی۔

عبدالکبیر صاحب ایم۔ ایل۔ اے صدر تحصیل کولگام مکرم جناب عبدالکبیر صاحب ایم۔ ایل۔ اے ہمارے قیام شوریٰ کے وقت بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے۔ اب جب اُن کو ہمارے کنہ پورہ میں آنے کی اطلاع ملی۔ تو خاص طور پر ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ وہ بھی اس تربیتی اجلاس میں شامل تھے اختتام اجلاس سے قبل انہوں نے بھی ایک مختصری تقریر کی جس میں مولانا امینی صاحب کی تقریر کو بہت سراہا۔ اور خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ ایسی تقاریر ضرور ہونی چاہئیں۔ اور حاضرین کو توجہ دلائی۔ کہ وہ علم کی طرف توجہ کریں۔ دیانت و امانت کو اختیار کریں ایک دوسرے سے ہمدردی و خیر خواہی کریں بعد دعا یہ اجلاس ختم ہوا۔

خطبہ جمعہ مورخہ ۱۷ر جولائی کو نماز جمعہ کنہ پورہ میں ہی ادا کی۔ خطبہ جمعہ مولوی شریف احمد صاحب امینی نے پڑھا۔ آج جمعہ میں شوریٰ اور بعض احباب یاڑی پورہ بھی شریک ہوئے۔ خطبہ جمعہ میں مولوی صاحب موصوف نے احباب کو توجہ دلائی۔ کہ وہ ہر وقت عہد بیعت کو سامنے رکھیں۔ روحانیت میں ترقی کی کوشش کریں۔ جتنی جتنی وہ قربانی کریں گے۔ اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب پائیں گے۔ خدمت دین ایک نعمت و سعادت ہے اور اس سلسلہ میں صحابہ کرام کے ایمان افروز واقعات سنائے ※ (کالم نمبر ۱ دیکھیے)

بھاگلپور شہر میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کامیاب جلسہ

(اور)

اللہ تعالےٰ کی نصرت و تائید کا عجیب کرشمہ

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بھاگلپور)

جیسا کہ ایک سابقہ نوٹ میں بیان کیا جا چکا ہے کہ بھاگلپور میں بعض نوجوان جو، خاکسار کے زیر تبلیغ ہیں انہوں نے چاہا کہ متحدہ طور پر سیرت النبی کے موضوع پر ایک جلسہ کیا جائے۔ مگر اس تجویز کو ان کے علماء نے ٹھکرا دیا اور الگ ایک جلسہ کیا جس کا موضوع گو در اصل سیرت النبی ہی تھا اور اعلان بھی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ اسی موضوع کا ہوا تھا مگر اس موضوع پر کسی مقرر نے کچھ بھی نہ کہا اور لوگ منتظر ہی رہے کہ کچھ سیرت پاک پر سنیں۔

افسوس کہ علماء نے اپنا تمام وقت سلسلہ احمدیہ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو گالیاں دینے میں گذار دیا۔ مگر اس کے نتیجے میں نام نہاد علماء کو سخت ذلت اٹھانی پڑی اور آپس میں ان کی تین پارٹیاں ہو گئیں اور اس قدر پھوٹ پڑی کہ باہم تصادم ہوتے ہوتے رُک گیا۔ اور علماء کو مارے ندامت اور خجالت کے منہ دکھانا مشکل ہو گیا۔

یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ اس لئے کہ جو نادان خدا کے مقدس اور پیاروں کو ناحق ستاتا اور ذلیل کرنا چاہتے ہیں خدا تعالےٰ ایسوں کو رُوسیاہ اور ذلیل کرتا اور اپنی تائید کے کرشمے دکھاتا ہے۔ احمدیت کی ستر سالہ تاریخ میں یہ باتیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں دفعہ آزمائی جا چکی ہیں۔ اس کے بعد خاکسار کی طرف سے مورخہ ۱۲ جولائی کو احمدیہ بلڈنگ بھاگلپور احمدیہ لائبریری کے سامنے ایک وسیع جگہ میں جلسہ کا انتظام ہوا۔ چونکہ غیر احمدی علماء ہمارے خلاف کافی غلط پراپیگنڈا کر چکے تھے۔ اور لوگوں کو سخت نفرت دلا کر گئے تھے۔ اس لئے بہت کم امید تھی کہ غیر احمدی دوست ہمارے جلسہ میں شریک ہوں گے تاہم اس خیال سے کہ جلسہ کی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ان کے کانوں تک آواز پہنچائی جائے۔ ان کو بتایا جائے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا چیز ہے جسے ہر مسلمان کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ان نام نہاد علماء کی مخالفانہ تقریروں کی وجہ سے جو غیر مسلموں پر برا اثر پڑ چکا تھا اس کا بھی ازالہ کیا جاسکے جلسہ کا انتظام کیا گیا

جلسہ کا آغاز

اس مقدس جلسہ کی کاروائی شام کو ۷½ بجے شروع ہوئی۔ شروع میں صرف چند احمدی احباب اور بچے ہی جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ پہلے خاکسار نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور پھر مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں خاکسار کے لڑکے عزیز نصیر احمد نے ایک مختصر سی تقریر سیرت النبیؐ کے موضوع پر کی۔ اس بارہ سالہ بچے کی آواز میں خدا تعالےٰ نے اس قدر کشش اور جاذبیت پیدا کی کہ آناً فاناً سینکڑوں لوگ جلسہ گاہ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اور اس معصوم بچے کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ پر غور کرتے تھے۔ مگر چونکہ ان کے علماء ہماری مجالس میں شریک ہونا حرام اور کفر قرار دے گئے تھے اس لئے جلسہ گاہ میں آکر بیٹھنے کی کسی کو جرأت نہیں ہو رہی تھی۔ خاکسار نے ایک احمدی دوست کو استقبال کے لئے مقرر کیا ہوا تھا اس لئے وہ بڑے ادب اور احترام کے ساتھ لوگوں کو جلسہ میں لا لا کر بٹھاتے جاتے تھے۔ اس کے بعد خاکسار نے ۸½ بجے تقریر شروع کی۔ تقریر کا آغاز مسنون کلمات کے بعد درود شریف اور علامہ اقبال کے ایک شعر ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

سے کیا اور شروع میں کلمہ شہادت تین مرتبہ پُر درد آواز کے ساتھ دہرا کر پڑھا۔ تاکہ عرش عظیم کا مالک بھی متوجہ ہو اور ہم بے سہارا اور عاجز بندوں کی تائید کے لئے آسمان سے اس کی مدد اترے اور سامعین کے سینے نیک باتوں کے لئے کھل جائیں۔

خاکسار نے پونے تین گھنٹے تقریر کی ابتدا میں بعض شریر طبع لوگوں نے آوازے کسنے شروع کئے مگر چند منٹ بعد خاموش ہو گئے اور لوگ پورے اطمینان کے ساتھ تقریر سنتے رہے۔

دوران تقریر میں خاکسار نے زمانۂ جاہلیت کے حالات اور حضور علیہ السلام (روحی فداہٗ نفسی) کی بعثت اور کفار مکہ کا حضور اور حضور علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے سلوک اسی طرح حضور کا تعلق باللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ توکل۔ ایثار۔ صبر اور بہادری قناعت اور غریب پروری۔ ہجرت از مکہ و جنگ بدر اور فتح مکہ نیز جانی دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک وغیرہ پر روشنی ڈالی۔ اور ضمناً جہاد کا صحیح مفہوم اور بعض اعتراضات کے جوابات نیز حضور کی بعثت کے متعلق بعض ہندو کتب میں سے پیشگوئیاں سامعین کی خدمت میں پیش کیں۔

جب خاکسار کی تقریر ختم ہوئی تو اس وقت رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ اور مجمع کی حالت یہ تھی کہ جہاں سوائے چند افراد کے کوئی نظر نہیں آتا تھا وہاں تمام وہ جگہ جو حاضرین کے بیٹھنے کے لئے تیار کی گئی تھی پُر تھی اور قلت جگہ کی وجہ سے سینکڑوں احباب سامنے سڑک پر اور قریب کے ہوٹلوں پر تقریر سننے کے لئے بیٹھے تھے۔ اس کیفیت کو دیکھ کر خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرط محبت اور جوش کی وجہ سے احمدی احباب کو ہر طرف جلسے کی عظیم الشان کامیابی کی مبارکباد دیتے ہوئے پایا۔ کیا ہی خوب فرمایا مسیح دوران نے کہ ؎

ذلت ہیں چاہتے یہاں اکرام ہوتا ہے
کیا مفتری کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے؟

پس یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کا احسان اور اس کے وعدوں کا نتیجہ ہے۔ جو اس نے اپنے پاک مسیح موعود علیہ الف الف الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کر رکھے ہیں۔ کہ

انی معین من اراد اعانتک

یعنی جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا میں اس کی مدد کروں گا۔ اور حاسدوں اور معاندوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دوں گا تا دنیا پر یہ ثابت ہو کہ میری تائید تیرے ساتھ ہے اور تو میری طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو اور ان نے بدکا نے والوں کو سمجھ دے تا اس نعمت عظمیٰ اور زندہ اور تازہ ایمان سے محروم نہ رہیں۔ آمین۔

اس جلسے کے تمام انتظام مکرم محمد ابراہیم قتابی اور برادر ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور نے کئے۔

وعدہ پورا کرنے کے لئے یاد دہانی کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں ایسے چندہ کا قائل نہیں ہوں کہ وعدہ بجٹ تو لکھا دیا جائے۔ پھر متعدد کتابت ہو رہی ہو۔ یاد دہانی کرائی جا رہی ہو۔ اخبارات میں اعلانات ہو رہے ہوں۔ اور وعدہ کرنے والا پھر بھی خاموش بیٹھا ہو۔

تمہارا چندہ ادا کرنا۔ تمہارے اندر ایک نئی انابت۔ ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا۔ اور تمہاری جیبیں خدا تعالےٰ کے حضور فریاد کریں گی اور پھر خدا تعالےٰ اپنے فضل سے تمہارے روپیہ کو بڑھا دے گا۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ کما لیتا ہے۔ اگر وہ دنیا کی خاطر چند دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے۔ تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کیا گھاٹے میں رہ سکتا ہے۔"

حضور کا مندرجہ بالا ارشاد لقایا دار اور سست افراد کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہونا چاہیئے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جملہ لقایا دار احباب دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے وعدہ بیعت ہمیشہ اپنے ذہن میں مستحضر رکھیں اور مالی قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

چونکہ مالی سال کے تین ماہ گذر چکے ہیں اس لئے عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے اپنی کوشش اور جد وجہد کو پہلے سے زیادہ تیز کرتے ہوئے لقایا دار اور سست افراد کی اصلاح کے لئے مؤثر کارروائی فرماویں۔ تا آخر سال تک بجٹ کی وصولی سو فی صدی ممکن ہو سکے ؎

ہمت اگر نصرت راہ ہمت است ابھی حسنہ
تقاضائے آسمان استادہ بہر حالت شود پیدا!

ناظر بیت المال قادیان

منقولات

روایات کی بھول بھلیاں

نیویارک سے پی۔ٹی۔آئی نے مندرجہ ذیل خبر دی ہے۔

" - نیویارک ۱۷ جولائی۔ نیویارک میں ہندوستانی لڑکیوں کو ڈاکٹر رادھا کرشنن (نائب صدر جمہوریہ ہند) نے ان لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلا پایا جو ہندوستان میں رہتی ہیں۔ گذشتہ رات نیو انڈیا ہاؤس میں ڈاکٹر صاحب کو استقبالیہ دیا گیا۔ موصوف نے حاضر پاکستانی لڑکیوں میں سے تیس کو گانے ناچنے کے لئے بلایا۔ متحدہ اقوام میں ہندوستان کے مستقل نمائندہ مسٹر سی۔ ایس جھا اور کونسل جنرل مسٹر گوپال مینن نے بھی انہیں جرأت دلائی۔ لیکن لڑکیوں نے آگے بڑھنا پسند نہ کیا۔ یہ دیکھ کر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے مقدس روایات کا سہارا لیا اور فرمایا کہ ناچنا اور گانا تو ہندوستان کی روایات ہی کا ایک حصہ ہے، اس لئے لڑکیوں کو ہندوستانی روایات سے انحراف نہ کرنا چاہیئے۔ آخر بہت کچھ شہ دینے کے بعد چند گانے والی لڑکیاں آگے بڑھیں۔ مگر ناچنے والی کوئی لڑکی میدان میں نہ آسکی۔"

جن لوگوں کی روایات کچھ دوسری قسم کی ہیں ان کے لئے یہ خبر یقیناً حیرت انگیز ہوگی، کہاں ڈاکٹر رادھا کرشنن جیسا فلسفی اور مفکر انسان اور کہاں ناچ گانے کا شوق؟ اور وہ بھی غیر ملک میں جا کر۔ مگر اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں۔ اگر ہندوستان کی ہندو روایات میں ناچ گانوں کا کوئی خاص مقام ہے اور اس معاملہ میں ان کے ساتھ پیچھے رہنا بھی ضروری ہے تو بلاشبہ ڈاکٹر صاحب ہندوستانی لڑکیوں کو ناچ گانے کی دعوت دینے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ اگر ہندوستانی لڑکیاں اپنے شرمیلے پن کی وجہ سے اس دعوت کو لبیک نہ کہہ سکیں تو ڈاکٹر صاحب کو ان کے اس شرمیلے پن پر ضرورت حیرت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اپنے ملک کی قدیم روایات پر شرمندہ ہونا دراصل اپنی روایات کی توہین ہے جو فرقے ناچ گانوں کو اور وہ بھی اپنوں اور غیروں کی محفل نشاط میں شرمناک سمجھتے ہیں۔ انہیں یقیناً ڈاکٹر صاحب کے لطیف ذوق پر حیرت کرنی چاہیئے۔ مگر ڈاکٹر صاحب کا یہ حق بھی تسلیم کیجئے کہ اگر ہندوستانی لڑکیاں ناچ گانے سے گریز کرتی ہیں تو وہ اس پر حیرت کا اظہار کریں اور ان کو جرأت دلانے کے لئے ہندوستان کی روایات کی یاد دہانی فرمائیں۔

ہمارے نزدیک تو جن ہندوستانی لڑکیوں نے اپنی ہندوستانی بہنوں سے زیادہ شرمیلے پن کا ثبوت دیا اور محفل نشاط میں رقص و سرود کے لئے تیار نہ ہوئیں وہ اس قابل ہیں کہ ان کی نسوانی عزت اور مشرقی حیا کو ہزار ہزار خراج تحسین ادا کیا جائے۔ کیونکہ مسلمانوں کی روایات میں ناچ گانے انتہائی بے غیرتی اور بے شرمی کی علامت ہیں۔ ایک مسلمان عورت کو تو یہ بھی جائز نہیں کہ وہ غیروں کے سامنے اپنے حسن خداداد کا مظاہرہ کرے اور مردوں کے لئے اپنے آپ کو تسکین ذوق کا سامان بنائے۔ اگرچہ مسلمانوں میں بھی موسیقی کے بڑے بڑے ماہر گذرے ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی نے رقص میں بھی مہارت کا ثبوت بہم پہنچایا ہو۔ لیکن عام مسلمانوں میں کبھی انہیں احترام کی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔ وہ ہمیشہ مسلمانوں کے معتوب رہے۔ مگر یہاں کسی مسلمان کا سوال نہیں، بلکہ ان حضرات کا ہے جن کی روایات میں ناچ گانوں کو خاص امتیاز حاصل رہا ہے اور بقول صدر جمہوریہ ہند گانے تو ہندو دھرم کی عبادت کا لازمی حصہ ہیں۔ جب ہم اس نقطۂ نظر سے نیویارک کی اس خبر پر نظر ڈالتے ہیں تو اس پر ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوتی۔ بلکہ ان ہندوستانی لڑکیوں پر حیرت ہوتی ہے جنہوں نے بھری محفل میں اپنے شرمیلے پن کا ثبوت دیا۔ اور شہ دینے پر اور قدیم روایات کی یاد دہانی پر بھی کسی کو ناچنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اور جب انہیں مجبور کیا گیا تو سب نہیں صرف چند لڑکیاں گانے پر راضی ہو سکیں اور نائب صدر جمہوریہ ہند کو نظارۂ رقص سے محروم ہونا پڑا۔

البتہ بحث اس میں ہو سکتی ہے کہ جب ناچ گانے ہندوستان کی قدیم روایات کا حصہ ہیں تو نیویارک میں مقیم ہندوستانی لڑکیوں کو اس پر شرم کیوں آئی؟ اور انہوں نے اپنی ہندوستانی بہنوں سے زیادہ شرمیلے پن کا ثبوت کیوں دیا؟ امریکہ تو ایسی سرزمین ہے کہ اس پر قدم رکھتے ہی ہر قسم کا شرمیلا پن کافور ہو جاتا ہے اور وہاں رقص و سرود تو کیا نہ معلوم کیسے کیسے مظاہرے ہوتے ہیں۔ پھر کیا بات ہے کہ ہندوستانی لڑکیوں نے وہاں بھی اپنے شرمیلے پن سے دست برداری نہ دی اور نائب صدر جمہوریہ ہند کی دعوت کو بھی خاطر میں نہ لائیں۔ شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ ہندوستان کی قدیم روایات میں اصل چیز شرم و حیا ہے جو امریکہ جیسے ملک میں بھی غالب ہو کر رہی۔ باقی اس کے خلاف جو بھی حرکتیں ہیں وہ سب مصنوعی اور فیشن کا نتیجہ ہیں۔ مگر ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ اگر ناچ گانے ہندوستانی روایات کا ہی ظہور ہیں تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں البتہ جو فرقے اس قسم کی روایات سے اپنے آپ کو الگ رکھنا چاہتے ہیں یا جن کی اپنی روایات ہندوستانی روایات سے ٹکراتی ہیں انہیں ناچ گانوں کے لئے مجبور نہ کیا جائے اور سرکاری اداروں میں جو ہر طبقہ و خیال کی نمائندگی کرتے ہیں ان کے لئے کوئی گنجائش نہ نکالی جائے۔ ہمارے خیال میں امریکہ میں مقیم ہندوستانی لڑکیوں نے اپنے شرمیلے پن کی جو مثال قائم کی ہے اس سے پاکستان کی لڑکیوں کو ضرور سبق لینا چاہیئے۔

(الجمعیۃ دہلی ۲۱/۷/۵۹)

سچی باتیں

بڑی ضخامت کو چھوڑ کر بھی پچاسوں سینکڑوں اہل علم کی مشترک کوشش سے انسائیکلو پیڈیا کیں انگریزی زبان میں نکلتی ہی رہتی ہیں چنانچہ حال میں سر جان ہیمرٹن کے زیر اہتمام متوسط تقطیع کی نیو یونیورسل انسائیکلوپیڈیا ۱۱ جلدوں میں نکلی ہے۔ ہر صفحہ پر چار کالم ہیں، چھٹی جلد میں مضمون ایک کالم سے کچھ اوپر کا قرآن پر ہے۔ اور ہر طرح بکھا ہوا ہے۔ غیروں کے لکھے ہوئے اس مضمون کے فقرے اپنوں کے بھی سننے کے قابل ہیں۔

"یہ کتاب پیغمبر محمد پر ان کی زندگی کے آخری ۲۳ برسوں تک مکہ و مدینہ میں وحی سے نازل ہوتی رہی۔ اور مسلمانوں کے عقیدہ میں کلام الٰہی ہے بہ خلاف حدیث کے جو مجموعۂ کلام رسول ہے"۔

یہ تعارف بہت ہی غنیمت ہے۔ ورنہ خیال تو اس قسم کے تعارف کا تھا کہ یہ وہ کلام محمد ہے جسے انہوں نے کلام الٰہی کہہ کر پیش کیا!

" قرآن پیغمبر کی زندگی ہی میں، اور انہیں کی زیر ہدایت و نگرانی ضبط تحریر میں آگیا تھا۔ اور ان کے صحابیوں نے اسے زبانی حفظ کر لیا تھا، یہ معمول آج تک جاری ہے۔ چنانچہ صدہا مسلمان کلام پاک کے حافظ ہیں اور اسے سارے کا سارا دہرا سکتے ہیں۔ بغیر کسی ایک غلطی کے"۔

مضمون نگار کو اگر زیادہ گہری واقفیت ہوتی۔ تو دنیائے اسلام میں موجودہ حافظوں کی تعداد بجائے سینکڑوں کے وہ کم سے کم لاکھوں درج کرتا۔

" بارہا ایسا ہوا کہ ایک سورت کا نزول ابھی ختم نہیں ہوا کہ، دوسری سورت نازل ہونے لگی۔ یہ ترتیب خود پیغمبر ہی کے حکم سے قائم ہوتی تھی نئی آیتیں جب نازل ہوتی تھیں۔ آپ قرآن کے کاتبوں کو بلا کر کہہ دیتے تھے کہ ان آیتوں کو فلاں فلاں آیتوں کے متصل لکھ لو"۔

تدوین قرآن سے متعلق یہ غیر مسلم کتنے ہی مسلموں سے زیادہ علم صحیح اور فہم سلیم رکھتا ہے۔

" قرآن نثر مقفی میں ہے۔ اور اس کا بہترین عربی ادب ہونا سب کو مسلّم ہے اس کا دعوے ہے کہ اس میں تمام کتب آسمانی کے حقائق آگئے۔ اور یہ کہ وہ آخری اور ناقابل تغیر کتاب ہے۔ نیز یہ کہ نوع انسان کے لئے وہ جامع ترین دستور العمل ہے۔ اور اسلام یعنی دین فطرت کی آخری توضیح ہے اور یہی دین ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ اور سارے قدیم انبیاء کا رہ چکا ہے"۔

اور سب سے بڑھ کر یہ شہادت و تصدیق کہ

"اس کی عبارت کا غیر محرف ہونا ایک مسلّم حقیقت ہے"۔

The Purity of its Text is an Established fact

کاش یہ دعوی کسی درجہ میں کسی دوسری کتاب آسمانی کے حق میں کہا جا سکتا! (صدق جدید ۱۰/۷/۵۹)

رسالہ الفرقان کی توسیع اشاعت کے لئے تحریک

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

فرماتے ہیں :- " رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ دید رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔ کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضمون چھپتے ہیں۔ اور قرآن کے فضائل اور اسلام کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ ایک طرح سے یہ رسالہ اُس غرض وغایت کو پورا کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدنظر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو ایڈیشن کے جاری کرنے میں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بڑی گہری اور خدا کی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ اگر ایسے رسالہ کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دنیا کی موجودہ ضرورت کے لحاظ سے کم ہے۔ پس مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے تا اس رسالہ کی غرض وغایت بصورتِ احسن پوری ہو اور اسلام کا آفتاب عالمتاب اپنی پوری شان کے ساتھ ساری دنیا کو اپنے نور سے منور کرے۔ یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا کہ ابھی تک یہ رسالہ مالی لحاظ سے نقصان پر جا رہا ہے زندہ قوموں کے زندہ رسالے بہ حیثیت زندگی کے آثار سے معمور ہونے چاہئیں۔ ایسے رسالے کا مالی تکلیف کی وجہ سے بند ہونا بہت قابل شرم ہوگا۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۱/۷/۵۹ (بحوالہ الفضل ۱۸/۷/۵۹)

تحریک وقفِ جدید اور اس کی مساعی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں وقف جدید کی تحریک جولائی ۱۹۵۸ء سے ہندوستان میں باقاعدہ کیا گیا۔ اس تحریک میں جو وعدہ جات اور ان کی وصولی ہوئی ہے اس کے مدنظر دو معلمین وقف جدید کا تقرر عمل میں لایا جا چکا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کام ہمت اور کوشش سے کر رہے ہیں اور اچھے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اس دوران میں وقف جدید کے ماتحت گیارہ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ جو ایسے علاقوں میں ہوئی ہیں جو قبول حق کے اعتبار سے بہت ہی سنگلاخ ہیں۔ اور تعلیمی و تربیتی کام بھی اچھا ہو رہا ہے۔ اور معلمین کے ذریعہ جماعتوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک میں صرف دو معلمین کا تقرر کسی طرح کافی نہیں سمجھا جا سکتا اور ابھی بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں اس سکیم کے ماتحت کام کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن اس کام میں وسعت بغیر اخراجات کے مہیا ہونے کے نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا احباب جماعت ہائے ہندوستان سے التماس ہے کہ جن دوستوں نے وعدے لکھوائے ہوئے ہیں وہ جلد از جلد ان کو پورا فرمائیں اور جو دوست تا حال اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ہوئے وہ بھی اس میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اے احباب! بے شک آپ متواتر مالی قربانی کر رہے ہیں اور پہلے ہی آپ پر بوجھ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہی جانتا ہے کہ وہ کس خدمت کو قبول فرمائے گا۔ اور اپنی رضا اور خوشنودی عطا فرمائے گا۔ پس آپ آگے بڑھیں اور اس مبارک تحریک میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی رضامندی اور فضل و احسان کے دروازے اپنے لئے اور آئندہ نسلوں کے لئے کھول لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق متواتر کئی سالوں سے دیکھا گیا ہے کہ جو جماعتیں شروع سال میں چندہ دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں اور جو شروع میں نہیں دیتیں ان کے ذمہ بقایا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے اور ان کے ذمہ بھی بعض دفعہ دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ایسی چیز ہے جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آتا ہے۔ جلسہ سالانہ ایک اجتماع کا موقعہ ہے اور اجتماع کے موقعہ پر ہمارے ملک میں لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ امداد ضرور کرتے ہیں۔"

"پس پہلے تو میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں تاکہ جلسہ سالانہ میں آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر اجناس وقت پر ہی خریدی جائیں۔ تو ان پر بہت کم خرچ آتا ہے۔ اگر روپیہ پاس ہو تو ماہ مئی جون اور جولائی میں تمام اجناس خرید لی جائیں۔ تو آدھے روپیہ میں کام بن جاتا ہے۔ بہر حال جماعت کو چاہیئے کہ وقت پر چندہ دے تا کہ کارکن سہولت سے چیزیں خرید سکیں۔"

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کے پیش نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو۔ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل وصول ہونا چاہیئے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات بسہولت پورے ہو سکیں۔ اس سال جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء کو ہو رہا ہے۔ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان سے یہ بھی درخواست ہے کہ وہ خطبہ جات میں جلسہ سالانہ کی اہمیت احباب کے ذہن نشین کرائیں اور جلد از جلد وصولی کی کوشش فرمائیں اور سیکرٹری مال کے پاس جمع شدہ رقوم جلد مرکز میں بھجوائیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس اور دیگر اشیاء قبل از وقت خرید کر سٹاک کی جا سکیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ماہوار رپورٹ تبلیغی کارگذاری

جملہ سیکرٹریان تبلیغ و صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ ماہ جولائی ختم ہو رہا ہے اسلئے ماہوار تبلیغی کارگذاری کی رپورٹ ابھی سے مرتب کرنی شروع کر کے مہینہ کے آخر میں دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ تاکہ احباب کی تبلیغی مساعی کا علم ہو سکے۔ اور اس کے مناسب حال ہدایات بھجوائی جا سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

۶۰-۱۹۵۹ء میں جماعتی جلسوں کا پروگرام

مبلغین، عہدیداران تبلیغ، امراء و صدر صاحبان توجہ کریں۔

(از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

جملہ احباب جماعت، عہدیداران اور مبلغین کرام کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتی جلسوں کی تواریخ مندرجہ ذیل ہیں:-

۱- جلسہ سیرت النبی صلعم = ۱۶ر ستمبر ۱۹۵۹ء بروز بدھوار
۲- جلسہ پیشوایان مذاہب = ۱۵ر نومبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار
۳- جلسہ یوم مصلح موعود ایدہ اللہ = ۲۰ر فروری ۱۹۶۰ء
۴- جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام = ۲۲ر مارچ ۱۹۶۰ء
۵- جلسہ یوم خلافت - ۲۷ر مئی ۱۹۶۰ء

جملہ عہدیداران تبلیغ مقامی جماعت کے تعاون سے ان ایام میں اپنی اپنی جماعتوں میں اہتمام سے پبلک جلسوں کا انعقاد کرائیں۔ اور غیر از جماعت احباب کو بھی شامل کر کے ان جلسوں کی رونق کو بڑھائیں۔ اور متعلقہ موضوعات پر مناسب اور اچھے رنگ میں تقاریر کرائی جائیں اور ہر طرح جلسوں کو کامیاب بنایا جائے۔

۲- جن جماعتوں کے پاس کافی مقدار میں لٹریچر نہ ہو وہ نظارت ہذا کو خط لکھ کر مناسب لٹریچر منگوالیں۔ خط میں جس جس ٹریکٹ کی ضرورت ہو ان کا نام معہ تعداد مطلوبہ لکھیں۔

۳- یہ جلسے اگر بڑے پیمانہ پر نہ بھی ہو سکیں۔ تو اپنی کوشش و طاقت کے مطابق جیسے بھی ہو سکیں کرائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی نظر دلوں پر ہے۔ وہ بظاہر معمولی کاموں میں بھی عظیم الشان برکات رکھ دیتا ہے اور اپنے فضلوں سے نوازتا ہے۔

۴- ان تقاریب کو دعاؤں اور پوری جد و جہد سے کامیاب بنائیں اس وقت ہندوستان میں تبلیغ کا کام بہت وسیع ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا جملہ احباب جماعت کا کام ہے۔ امید ہے احباب پوری توجہ و اخلاص سے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کوشاں ہوں گے اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے ان دینی خدمات کو سر انجام دیں گے۔

۵- ان تقاریب کے سرانجام پانے کے بعد ضروری رپورٹیں نظارت ہذا میں ارسال کی جائیں تاکہ خلاصہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش کیا جا سکے اور اخبار بدر میں بھی شائع کیا جا سکے۔

۶- چونکہ مرکز کے پاس اخراجات کی کمی ہے اس لئے مطلوب لٹریچر کی مناسب قیمت اور اس کے ساتھ ڈاک کا خرچ ارسال کرنے کی کوشش فرماویں۔

۷- جملہ مبلغین مقامی جماعتوں کے ساتھ ان تقاریب کے سلسلہ میں ہر طرح تعاون کریں۔

اللہ تعالیٰ احباب کے ساتھ ہو۔ اور حافظ و ناصر ہے اور ہر قدم پر ان کی نصرت فرما کر زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی

"... یاد رکھنا چاہیئے کہ بجٹ پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے اور نہ ہی خدا تعالیٰ پر کوئی احسان ہے جو شخص خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دینے کا وعدہ کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا کرنے کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک جوابدہ ہے اور جتنی کمی رہتی ہے وہ اسکے نام بقایا ہے اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا تو خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ!"

ناظر بیت المال قادیان

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

(بقیہ صفحہ ۲)

لٹریچر میں ہم نے بڑی تعریفیں پڑھی تھیں یہاں کے شہروں نے تو کم از کم اسی طرح غائب ہیں کہ گویا ان کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں باقی رہا۔ گھوڑے تو گھوڑے اونٹ بھی اب کم ہی دکھائی پڑتے ہیں"۔

اسی پر مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی لکھتے ہیں:-

"خاص مدینۃ النبی شہر یثرب میں دیکھتے دیکھتے عرب گھوڑوں اور اونٹوں اونٹنیوں کا مفقود ہو جانا اور ان کی جگہ بڑے بڑے فرنگی شہروں کی طرح صرف موٹروں سے لبریز نظر آنا اپنے اندر جو عبرتی پہلو رکھتا ہے وہ کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں واذا العشار عطلت کی ایک نئی تعبیر"۔

(صدق جدید ۱۷ر جولائی ۱۹۵۹ء)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ غیب دان تھے اور نہ آپ کو غیب دانی کا دعوےٰ تھا۔ مگر یہ ضرور تھا کہ آپ کو عالم الغیب ہستی سے قربت کا تعلق تھا۔ اسی کے بتانے سے آپ نے ہزاروں ہزار غیب کی ایسی خبریں بتائیں کہ وقت آنے پر اُن کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی اور ایسے نشانات کا سلسلہ اب تک برابر جاری ہے۔ اور تا قیامت جاری رہے گا۔

ملک عرب کے بدلے ہوئے حالات پر نگاہ کرتے ہوئے مولانا عبد الماجد صاحب نے جس عظیم قرآنی پیشگوئی کے پورا ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے فقط یہی ایک پیشگوئی نہیں بلکہ اسی سورت میں اور بھی بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو پوری شان و شوکت سے اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں پھر احادیث نبویہ پر تحقیقی نگاہ ڈالنے والا اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ ان تمام علامات کا ظہور آخری زمانہ میں مسیح موعود و مہدی مسعود کے نزول کے وقت سے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ اور اب جبکہ یہ سب علامتیں ایک ایک کر کے ظاہر ہو رہی ہیں تو کیا کسی بندۂ خدا کے دل میں سنجیدگی سے اس پر غور کرنے کا خیال پیدا ہوگا۔ کہ جس موعود کی صداقت کے لئے یہ نشان ظاہر ہوئے وہ ہے کہاں؟ کیا یہ ممکن ہے کہ مدعی کوئی موجود نہ ہو اور گواہوں کی شہادتوں کا ایک تانتا بندھ جائے!!

اگر زیادہ نہیں تو حالات حاضرہ کے پیش نظر احادیث رسول اللہ کی روشنی میں صرف اسی سورت شریفہ کے مضامین پر غور کر لیا جائے جس کی آیہ کریمہ واذا العشار عطلت کی ایک نئی تعبیر کی طرف مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی نے اشارہ کیا ہے۔ تا اُس مدعی ماموریت کے دعوے پر غور کرنے میں سہولت ہو۔ جو ان جملہ پیشگوئیوں کا مصداق اپنے تئیں قرار دیتا ہے۔ فھل من مدکر!!

خبریں

سری نگر ۲۷ر جولائی۔ پنڈت نہرو آج بذریعہ ہوائی جہاز سری نگر پہنچے اور انہوں نے ۵۰ منٹ تک وادی کشمیر پر اڑان کر کے سیلاب زدہ علاقہ کی حالت کا جائزہ لیا۔ آپ کے ساتھ ہوائی جہاز میں وزیر دفاع شری کرشنا مینن شریمتی اندرا گاندھی صدر کانگرس یوراج کرن سنگھ اور صدر ریاست اور جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ بخشی غلام محمد بھی تھے۔ شری نہرو نے ہوائی جہاز کے پچھلے حصہ میں بیٹھ کر سیلاب کی تباہ کاریوں کے مناظر دیکھے۔ آپ کے ہوائی جہاز نے سونا واڑی اور سوپور پر بھی پرواز کی۔ جو ابھی تک زیر آب ہیں۔ آپ نے وہ دیہات بھی دیکھے جو ابھی تک پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ بعد میں آپ سری نگر پہنچ گئے۔

ماسکو ۲۷ر جولائی۔ امریکہ کے نائب صدر مسٹر نکسن جو کہ آجکل روس کا دورہ کر رہے ہیں کل روسی وزیر مسٹر خروشچیف کے ساتھ ۵ گھنٹے بات چیت کی۔ بعد میں انہوں نے واشنگٹن میں صدر آئزن ہاور اور جنیوا میں امریکی وزیر خارجہ کو اپنی بات چیت کی رپورٹ بھیجی۔ مسٹر نکسن اور مسٹر خروشچیف کی بات چیت کے متعلق ایک مختصر سا مشترکہ بیان جاری کیا گیا تھا۔ جس میں لکھا ہے کہ دونوں لیڈروں کی بات چیت بے تکلفانہ اور دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ سیدھی اور تیکھی باتیں بھی ہوئیں۔ لیکن یہ تناؤ پیدا کرنے والی نہیں تھیں۔ دونوں نے اپنے اپنے دل کی بات کہہ دی اور کسی فریق نے دوسرے فریق کی بات کو بُرا نہیں منایا۔ مسٹر نکسن نے مسٹر خروشچیف کے ساتھ ملاقات کے بعد ایک انٹرویو میں کہا کہ میں اس بات چیت کو مفید سمجھتا ہوں۔ ہماری بات چیت کا کوئی پہلو ادھورا نہیں تھا۔ کل کی ملاقات سے پہلے مسٹر خروشچیف نے مسٹر نکسن کی ماسکو میں دریا کی سیر کرائی۔ اور اس دوران میں وہ ایک دوسرے پر چوٹیں کرتے رہے۔ دریا میں اور اس کے کناروں پر جو لوگ نہا رہے تھے۔ انہوں نے مسٹر نکسن اور مسٹر خروشچیف کی کشتی دیکھ کر کئی جگہوں پر تالیاں بجائیں۔ اس پر مسٹر خروشچیف نے مسٹر نکسن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ جن لوگوں کو آپ غلام کہتے ہیں انہیں دیکھ کر خود ہی اندازہ لگائیے کہ یہ کس قدر خوش و خرم ہیں۔ مسٹر نکسن نے جواب میں کہا کہ آپ پروپیگنڈہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ مسٹر خروشچیف نے کہا کہ میں تو حقائق بیان کر رہا ہوں۔

ولادتیں

۱- خدا تعالیٰ نے میری چھوٹی ہمشیرہ اعظم النساء بیگم بی۔ اے کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ کا پوتا اور عزیزم بشیر الدین کا بیٹا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(محمد کریم اللہ آزاد نوجوان)

مکرم نوجوان صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت بدر کیلئے ارسال فرمائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

۲- ۲۵/۷/۵۹ کی شام کو مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ قادیان کو فرزند عطا کیا ہے جس کا نام مکرم امیر صاحب مقامی نے صلاح الدین محمود رکھا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو طول عمر صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ خاکسار مصلح الدین ایم قادیان

۳- مورخہ ۱۰ر جولائی بروز جمعہ برادرم مکرم مولوی عبد العزیز صاحب محتسب امور عامہ ربوہ کو چار لڑکیوں کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا ہے۔ بندہ جملہ دوستوں و درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ [illegible]

درخواست ہائے دعا

۱- عزیزہ ڈاکٹر محمد احمد کی صحت آجکل بہت خراب ہے۔ پیشاب میں شکر آتی ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی، صحت و سلامتی و درازیٔ عمر اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار (حاجی) مجد الدین درویش قادیان۔

۲- میری والدہ محترمہ ربوہ میں بیمار رہیں اور بیماری کے باعث ضعف اس قدر ہے کہ چلنے پھرنے سے بھی معذور رہیں۔ اسی طرح میرے والد صاحب بھی لجا رضہ دمہ کئی سال سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب جماعت میرے والدین کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(امیر احمد درویش قادیان)

کامیابی اس سال میری ایک لڑکی کو بنارس یونیورسٹی کے بی۔ اے (B. A.) کے امتحان میں، دوسری لڑکی کو اقتصادیات میں ایم اے (M. A. Previous in Economics) کے امتحان میں اور چھوٹے لڑکے کو یو پی بورڈ کے ہائی سکول کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں اور بچیوں کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ اور دین کا خادم بنائے۔ آمین (پروفیسر عبد السلام صاحب بنارس)

جناب پروفیسر صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ۵ روپے مساجد فنڈ میں بھجوائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء